The Ephesian Church Age

اِفُسیوں کا کلِیسیائی زمانہ

تحریر

ولیم میرئین برنہم

Publisher: Pastor Javed George

End Time Message Believeres Ministry Pakistan

We are thankful to Gospel Way Outreach ;Kaiapoi,
New Zealand. They have given us helping hand to publish the books.
Because this church has helped us to spread the End Time Message,
which was given to Brother William Marrion Branham

The Ephesian Church Age

اِفُسیوں کا کلِیسیائی زمانہ

کلِیسیائی زمانوں کا تعارف

66-1 کلیسیائی زمانوں کے پیغام کو پورے طور پر سمجھنے کے لئے میں آپ کے سامنے ان مختلف اصولوں کو بیان کرنا چاہونگا۔ جن کی بدولت میں پیامبروں کے نام زمانوں کی طوالت اور دیگر واقعات تک جوان کے ساتھ شامل ہیں پہنچ سکا۔

66-2 چونکہ اب تک جتنا بھی مطالعہ میں نے کیا ہے اس میں یہ نہایت ہی اہم اور سنجیدہ مضمون تھا اس لئے میں نے رُوح القدس کی تحریک کے لئے کئی روز تک خُدا کی تلاش کی۔ پھر میں نے کلیسیائی زمانوں پر بشمول حوالہ جات کو پڑھا اور بہت سی کلیسیائی تواریخ کی چھان بین کی جنہیں نہایت ہی غیر متعصب تاریخ دانوں نے جو مجھے مل سکے قلمبند کر رکھا تھا۔ خدا میری دعا کا جواب دینے میں خاموش نہ رہا بلکہ جونہی میں نے کلام اور تواریخ کو پڑھا تو مجھے پاک رُوح نے توفیق بخشی کہ، میں اس طریقہ کار کو جو صدیوں سے لے کر اب تک چلا آرہا ہے ظاہر کیا ہوا دیکھ سکوں۔

66-3 خُداوند نے مجھے ایسی کنجی عطا کی کہ اسکے ذریعے میں ہر زمانے کے پیامبر کا تعین کرسکوں جو کہ عین کلام کے مطابق ہو۔ حقیقت میں اسے بائبل کا کلیدی پتھر کہا جا سکتا ہے۔ یہ وہ مکاشفہ ہے جسے خدا کبھی تبدیل نہیں کرتا اور جس طرح وہ خود لاتبدیل ہے اسی طرح اس کی راہیں بھی لاتبدیل ہیں۔ عبرانیوں 13:8 میں لکھا ہے کہ ''یسوعؔ مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے'' واعظ 3:14,15 میں لکھا ہے کہ ''اور مجھ کو یقین ہے کہ سب کچھ جو خُدا کرتا ہے ہمیشہ کے لئے ہے۔ اُس میں کچھ کمی بیشی نہیں ہوسکتی اور خُدا نے یہ اس لئے کیا ہے کہ لوگ اُسکے حضور ڈرتے رہیں''۔ یہ لاتبدیل خُدا اپنی لاتبدیل راہوں کے ساتھ موجود ہے جو کچھ اس نے شروع میں کیا وہ اسے آخری وقت تک کرتا رہے گا۔ اس میں کبھی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔ اب اس کو کلیسیائی زمانے کے ساتھ جوڑیں۔ خُدا نے جس قسم کے آدمی کو پہلے کلیسیائی زمانے کے لئے چنا اور جس طرح خُدا نے اس شخص کی خدمت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا وہی باقی تمام زمانوں کے اندر

بھی کرنا چاہتا ہے۔

66-4 اب ہم ٹھیک خُدا کے کلام میں سے جو کہ پاک رُوح کی ہدایت سے قلمبند کرایا گیا ہے آپ جانتے ہیں کہ پہلی یا اصلی کلیسیا کس طرح قائم کی گئی اور کس طرح خُدا نے اپنے آپ کو اس میں عیاں کیا۔ چونکہ یہ کلام خُدا ہے اس لئے لا تبدیل ہے۔ یوحنا 1:1 ''ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔۔۔'' اس کے ایک لفظ کو تبدیل کرنے سے گناہ اور موت کو دعوت دی جاتی ہے جس طرح کہ حوّا نے کیا اور جیسا کہ مکاشفہ 22:18-19 میں مرقوم ہے اگر کوئی آدمی اس میں کچھ بڑھائے تو خُدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کرے گا۔

''اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خُدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جنکا اس کتاب میں ذکر ہے اُس کا حصہ نکال ڈالے گا''۔

پس جس طرح کی کلیسیا پنتی کوست کے دن پر تھی وہی کلیسیا کا معیار ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی معیار نہیں۔ اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ مفسر کیا کہتے ہیں، خدا نے اس نمونے کو نہیں بدلا۔ جو کچھ خدا نے پینتی کوست کے دن کیا وہ اسے جاری رکھے گا جب تک کہ کلیسیائی زمانہ ختم نہیں ہو جاتا۔

67-1 مفسرین آپ کو بتائیں کہ رسولی دور ختم ہو گیا ہے۔ آپ اسکا یقین نہ کریں۔ یہ بیان دو وجوہات کی بنا پر غلط ہے سب سے پہلے یہ تصور کرنا غلط ہے کہ چونکہ ابتدائی بارہ رسول وفات پا چکے ہیں اس لئے ان کے بعد مزید رسول نہیں ہیں۔ رسول کا مطلب ہے ''بھیجا ہوا'' اور آج کل ایسے بہت ہیں جو بھیجے ہوئے ہیں لیکن ان کو مشنری کہا جاتا ہے جب تک لوگوں کو بلا کر ان کو زندگی کے کلام کے ساتھ بھیجا جا رہا ہے رسولی دور جاری ہے۔ دوسری بات جو وہ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب سے بائبل مکمل ہو چکی ہے ''رُوح القدس کی قوت کے ظہور'' کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کلام میں ایک بھی حوالہ نہیں ہے جو ایسے کہتا ہو، لیکن اس کے برعکس بہت ایسے حوالا جات ہیں۔ ان دونوں بیانات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس مندرجہ ذیل ثبوت ہیں اعمال 2:38,39،

''پطرس نے اُن سے کہا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوؔع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم رُوح القدس اِنعام میں پاؤ گے اسلئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور اُن سب دور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بلائے گا''

اس قوت کا وعدہ جس سے رسول پینتی کوست کے دن مزیّن ہوئے ''تم (یہودیوں کے ساتھ) اور تمہاری اولاد (یہودی) اور ان سب دور کے لوگوں (غیر اقوام) کے ساتھ ہے جن کو (یہودیوں اور غیر اقوام) خُداوند ہمارا خُدا

اپنے پاس بلائے گا۔‘‘ جب تک وہ بلانا بند نہیں کرتا پینتی کاسٹل پیغام اور قوت نہیں رکے گی۔

67-2 جو کچھ پینتی کوست کے دن کلیسیا کے پاس تھا وہ اس کا نا قابل انتقال حق ہے۔حقیقی طور پر اس کے پاس خُدا کا خالص کلام تھا۔اس کے پاس رُوح کی قوت تھی جو طرح طرح کے نشانوں عجیب کاموں اور رُوح القدس کی نعمتوں کے ذریعے ظاہر ہوئی۔عبرانیوں 4-1:2،

’’اس لئے جو باتیں ہم نے سنیں ان پر اور بھی دل لگا کر غور کرنا چاہیے تا کہ بہ کر ان سے دور نہ چلے جائیں۔کیونکہ جو کلام فرشتوں کی معرفت فرمایا گیا تھا۔جب وہ قائم رہا اور ہر قصور اور نافرمانی (کلامِ مقدس کی) کا ٹھیک ٹھیک بدلا ملا۔تو اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں؟ جس کا بیان پہلے خُداوند کے وسیلہ سے ہوا اور سننے والوں سے ہمیں پایہِ ثبوت کو پہنچا۔اور ساتھ ہی خدا بھی اپنی مرضی کے موافق نشانوں اور عجیب کاموں اور طرح طرح کے معجزوں اور رُوح القدس کی نعمتوں کے ذریعہ سے اس کی گواہی دیتا رہا؟‘‘

ابتدائی کلیسیا کو کسی انسان نے منظّم نہ کیا تھا بلکہ وہ رُوح القدس کی رہنمائی میں چلتی تھی۔وہ بہت بڑی جماعت نہ تھی بلکہ وہ قابل نفرت اور حقیر تھی۔اس پر ظلم کیا گیا۔اس کو موت کی حد تک ستایا گیا۔لیکن وہ خُدا کے ساتھ وفادار رہی۔وہ اصلی کلام کے نمونے کے ساتھ لپٹی رہی۔

68-1 اب یہاں پر بھٹک نہ جائیں۔جب میں کہتا ہوں کہ خُدا اور اسکی راہیں کبھی نہیں بدلتیں تو میں یہ نہیں کہتا کہ کلیسیا اور اس کے پیامبر تبدیل نہیں ہو سکتے۔کلیسیا خدا نہیں۔اسلئے وہ بدل سکتی ہے۔لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ ہم لاتبدیل خُدا کے لاتبدیل راستوں پر چل کے اپنے پیچھے ابتدائی دنوں کی طرف جا کر خُدا کے پہلے اور کامل کاموں کو دیکھ کر پھر اس معیار کے مطابق انصاف کر سکتے ہیں اور یہاں اسی طرح ہی کیا گیا ہے۔حقیقی کلیسیا ہمیشہ اصلی پینتی کوست کی مانند بننے کی کوشش کرے گی۔آج کی سچی کلیسیا ابتدائی کلیسیا کی مانند بننے کی کوشش کرے گی۔اور کلیسیاؤں کے پیامبر بھی اپنے اندر خُدا کی وہی رُوح رکھتے ہوئے پولسؔ رسول کی طرح بننے کی کوشش کریں گے۔وہ بالکل اسی کی مانند تو نہ ہونگے لیکن سچے پیامبر ایسے ہونگے جو پولسؔ کے قریب تر ہونگے۔جو سب آدمیوں سے آزاد۔خُدا کے ہاتھ میں بکا ہوا صرف خُدا کا کلام پیش کرتا اور رُوح القدس کی قدرت کے ساتھ عیاں کرتا تھا اور کوئی ایسا نہ کریگا۔آپ کو حقیقی سے شروع کرنا ہے۔جیسا کہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔سچی کلیسیا ہمیشہ ایسی ہوگی جو پینتی کوست کے معماروں کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرے گی اور اسکے پیامبر پولسؔ رسُول کی پیروی کریں گے جو پہلے کلیسیائی دور کا پہلا پیامبر تھا۔یہ بہت ہی سادہ اور زبردست بات ہے۔

68-2 اس کنجی کے ذریعے یہ بہت سادہ مگر عجیب وغریب ہے۔ میں رُوح القدس کی مدد سے اس قابل ہوا کہ مکاشفہ کی کتاب اور تواریخ کو پڑھ کر ہر دور، ہر پیامبر، ہر دور کی معیاد اور پینتی کوست سے لے کر زمانوں کے خاتمے تک ہر ایک نے خُدا کے ارادے کے مطابق جو کردار ادا کیا ہے اسے معلوم کر سکوں۔

68-3 چونکہ اب آپ سمجھ چکے ہیں کہ ہم حقیقی کلیسیا کو کس پیمانے سے ناپتے ہیں (جیسی کہ وہ پینتی کوست کے رسُولی زمانے میں تھی جس کا نمونہ کلام کے اندر رسولوں کے اعمال میں درج ہے۔) ہم اسی نمونے کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ کلیسیا کہاں ناکام ہوئی ہے۔ بنیادی غلطی یا اغلاط جو ابتدائی کلیسیا میں گھس آئیں اور ان کو رسولوں کے اعمال اور مکاشفہ کی کُتب کے علاوہ خطوط میں بھی عیاں کیا گیا وہ آنے والے ہر زمانے میں زیادہ سے زیادہ منظر پر آنے لگیں یہاں تک کہ ہم آخری دور یا لودیکیائی زمانے میں سچائی سے مکمل طور پر تاریکی میں ڈوب گئے۔

69-1 اب اس پہلی چابی کے ساتھ جو ہمیں خُداوند کی طرف سے ملی ہے ایک اور قدرے کم حیرت انگیز سچائی سامنے آئی ہے۔ میں نے کہا کہ اصلی اور سچی کلیسیا ہمیشہ اس کلیسیا کی مانند بننے کی کوشش کرتی ہے جس کا ذکر اعمال کی کتاب میں کیا گیا ہے، یہ بالکل درست ہے لیکن ہم نے یہ بھی معلوم کیا کہ کلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ آخری دنوں میں جب خُداوند ظاہر ہونے کو ہوگا تو غلطی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ سچائی تاریکی میں ڈوب جائے گی۔ اب ہمارے ذہنوں میں جو سوال اٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا خُدا اپنے لوگوں کو چھوڑ دے گا اور ان کو مکمل طور پر دھوکے اور فریب میں گر جانے والی حالت میں پڑا رہنے دے گا؟ کسی طرح بھی نہیں۔ اس لئے کہ کلامِ مقدس میں متی 24:24 میں واضح طور پر کہتا ہے کہ برگزیدہ لوگ گمراہ نہ ہونگے۔ ''کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔'' تو پھر کیا ہے؟ جواب بالکل صاف ہے۔ ایک اصلی کلیسیا ہے اور ایک جھوٹی کلیسیا ہے۔ ایک حقیقی انگور کا درخت ہے اور ایک جنگلی تاک ہیں۔ لیکن بلاشبہ جھوٹی کلیسیا جنگلی انگور کا تنا ہمیشہ اصلی کلیسیا کے اختیار کو دبانے کی کوشش کریگا اور ثابت کرے گا کہ وہ برگزیدہ نہیں ہیں، بلکہ وہی اصلی اور معیاری کلیسیا ہے۔ نقلی اور جھوٹی کلیسیا اصلی اور سچی کلیسیا کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی اعمال کی کتاب میں اسی طرح ہے اور اسے سات کلیسیائی ادوار اور مختلف خطوط میں بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ اسی طرح سے رہی ہے۔ یہ اب بھی اسی طرح سے ہے۔ یہ اسی طرح سے رہے گی۔ یہ طریقہ بدل نہیں سکتا۔

69-2 ہمیں بڑا محتاط رہنا چاہیے۔ اس لئے ہم اس دعویٰ کی توثیق کے لئے کلام کی تلاش کریں گے۔ آیئے ہم واپس ابتدائی کتاب پیدائش میں چلیں۔ باغِ عدن میں دو درخت تھے۔ ایک اچھا تھا اور ایک بُرا۔ ایک زندگی بخشنے والا تھا اور

دوسرا موت۔ابتدائی طور پر دولڑ کے تھے جنہوں نے خدا کے حضور اوّلین قربانی گزرانی۔ براہِ کرم مجھے پھر دہرانے دیں کہ ان دونوں نے خُدا کے حضور قربانی پیش کی۔

پیدائش 4:3-5 ''چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائنؔ اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خُداوند کے واسطے لایا۔ اور ہابلؔ بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ ان کی چربی کا ہدیہ لایا۔ اور خُداوند نے ہابل کو اور اس کے ہدیہ کو قبول کیا۔ پر قائن کو اور اس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔۔۔۔''

لیکن دونوں میں سے ایک یعنی قائنؔ اپنے باپ (اس شریر) کی وجہ سے بُرا تھا۔ جب کہ ہابلؔ خُداوند کے سامنے راستباز تھا۔ اس کے بعد پھر ایک ہی ماں باپ سے دو بچے ہوئے۔ وہ اضحاقؔ اور ربقہؔ کے جڑواں بچے تھے۔ ایک برگزیدہ تھا اور دوسرا رڈ کیا ہوا۔ دونوں خُدا کی عبادت کرنے والے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے خُدا کی عبادت کی۔ لیکن ان دونوں واقعات میں ناراست شخص نے راستباز شخص سے عداوت رکھی اور راستباز کو ستایا۔ ان دونوں واقعات میں بُرے نے راستباز کو نقصان پہنچایا۔ لیکن غور کریں وہ اکھٹے لگائے گئے وہ اکھٹے رہتے تھے۔ وہ دونوں خُدا کو ماننے کا دعویٰ کرتے اور اس کی عبادت کرتے تھے۔

70-1 یہ تشریح مکمل طور پر خُداوند یسوعؔ مسیح کی اس تمثیل کی عکاسی کرتی ہے جو اس نے کہی کہ آسمان کی بادشاہی اس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا لیکن اسکے دشمن نے آ کر ان اچھے دانوں میں کڑوے دانے بو دیئے۔ خُدا نے کڑوے دانے نہیں بوئے تھے۔ شیطان نے ان اچھے دانوں میں کڑوے دانے بوئے تھے۔ دونوں قسم کے پودے (لوگ) جو مختلف بیج سے تھے اکٹھے پرورش پانے لگے۔ انہوں نے ایک ہی زمین سے خوراک حاصل کی۔ ایک ہی سورج کی تپش اور بارش سے استفادہ حاصل کیا اور دونوں کو ان کی باری پر کاٹا گیا۔ کیا آپ اسے سمجھتے ہیں؟ جونہی ہم کلیسیائی زمانوں اور اس کے بعد سات مہروں کا مطالعہ کریں تو براہِ کرم ان حقائق کو نہ بھولیں۔ ان آخری دنوں میں کڑوے دانوں کے گٹھے باندھے جا رہے ہیں کہ جلائے جائیں اور وہ گہیوں کو تو خُداوند کے کھتوں میں جمع کرنے کے لئے کاٹیں گے۔

70-2 چونکہ میں اس خیال کو مسلسل چلانا چاہتا ہوں اس لئے آیئے ایک قدم آگے بڑھیں۔ کیا آپ نے کبھی بیداری کی تاریخ کو پڑھا ہے؟ بیداری خُدا کی قوت کے متحرک ہونے کی علامت ہے۔ جب بھی خُدا حرکت میں آتا ہے تو شیطان بھی حرکت میں آنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ وہ کبھی ناکام نہیں ہوا۔ ویلشؔ (Welsh) کی عظیم بیداری کے دِنوں میں (بہت سے لوگ اس سے ناواقف ہیں) پاگل خانے جلدی سے بھر گئے۔ اور ابلیس نے خُدا کی طرف سے

توجہ ہٹانے کے لئے ایک بہت بڑا مظاہرہ کیا۔لکھا ہے کہ ویسلؔی کے دنوں میں لوگوں نے اس قدر نرالے اور انوکھے کام کئے جو یقینی طور پر شیطان کی طرف سے تھے اور ان کے ذریعے خُدا کی اچھائی اور قوت کا مضحکہ اڑانے کی کوشش کی گئی۔لوتھؔر کے دنوں کے متعلق یوں کہا جاتا ہے کہ اس کی خدمت کا معجزہ یہ نہیں کہ اس نے بڑی کامیابی کے ساتھ رومن کیتھولک کلیسیا کے خلاف احتجاج کیا بلکہ اس کا معجزہ تھا کہ وہ ان جوشیلے لوگوں کے درمیان جو غلط رُوحوں سے معمور ہو کر ان کی رہنمائی میں چلتے تھے ہوش مند رہا۔اور اگر آپ ان آخری ایام کی خدمت سے واقف ہیں تو آپ نے غلط اور جھوٹی رُوح کے اس قبضے کو دیکھا ہوگا۔اس کا اس طرح ہونا ضرور تھا۔ میں امید کرتا ہوں اور مجھے بھروسہ ہے کہ آپ اس اشارے کو سمجھنے کے لئے سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

3-70 اصلی اور نقلی انگوروں کے نقطہ پر مہر کرنے کے لئے کہ وہ ان دو رُوحوں کے آپس میں غلط ملط ہونے سے جو کام ظاہر کرنے میں مشغول ہیں آیئے انہیں 1 یوحنا 4-1:4 اور یہوداہ 3,4,12 ویں آیت میں ملاحظہ کریں۔

''اے عزیزو! ہر ایک رُوح کا یقین نہ کرو بلکہ رُوحوں کو آزماؤ کہ وہ خُدا کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ خُدا کے رُوح کو تم اس طرح پہچان سکتے ہو کہ جو کوئی رُوح اقرار کرے کہ یسوؔع مسیح مجسم ہو کر آیا ہے وہ خُدا کی طرف سے ہے۔اور جو کوئی رُوح یسوؔع کا اقرار نہ کرے وہ خُدا کی طرف سے نہیں اور یہی مخالفِ مسیح کی رُوح ہے جس کی خبر تم سن چکے ہو کہ وہ آنے والی ہے بلکہ اب بھی دُنیا میں موجود ہے۔اے بچو! تم خُدا سے ہو اور اُن پر غالب آ گئے ہو کیونکہ جو تم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔''

یہوداہ 3,4,12 ''اے پیارو! جس وقت میں تم کو اس نجات کی بابت لکھنے میں کمال کوشش کر رہا تھا جس میں ہم سب شریک ہیں تو میں نے تمہیں یہ نصیحت لکھنا ضرور جانا کہ تم اس ایمان کے واسطے جانفشانی کرو جو مقدسوں کو ایک ہی بار سونپا گیا تھا۔ کیونکہ بعض اَیسے شخص چپکے سے ہم میں آ ملے ہیں جن کی اس سزا کا ذِکر قدیم زمانہ میں پیشتر سے لکھا گیا تھا۔ یہ بے دین ہیں اور ہمارے خُدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل ڈالتے ہیں اور ہمارے واحِد مالِک اور خُداوند یسوؔع مسیح کا انکار کرتے ہیں''۔

12 ''یہ تمہاری محبت کی ضیافتوں میں تمہارے ساتھ کھاتے پیتے وقت گویا دریا کی پوشیدہ چٹانیں ہیں۔ یہ بے دھڑک اپنا پیٹ بھرنے والے چرواہے ہیں۔۔۔''ان حوالہ جات کے ساتھ اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حقیقی کلیسیا اور نقلی کلیسیا باہم ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں۔جن کو لگایا تو اکٹھا گیا لیکن مختلف تخموں سے۔

1-71 میرے خیال میں کچھ اور بھی ہے جسے آپ کو سمجھنا چاہیے سات کلیسیائیں جنہیں یوحؔنا نے خطوط لکھے ایشیا کو

چکّ میں ہیں اور سب کی سب غیر اقوام سے تعلق رکھتی ہیں ۔اس نے یروشلم کی کلیسیا کو جو زیادہ تر یہودی اور شاید چند غیر اقوام لوگوں پر مشتمل تھی خطوط نہ لکھے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ خُدا یہودیوں کی طرف سے منہ موڑ کر غیر اقوام کی طرف راغب تھا۔یہی وجہ ہے کہ تمام کلیسیائی زمانوں میں خُدا غیر اقوام کے اندر کام کر رہا ہے اور اِنہی میں سے اپنے لئے دُلہن تیار کر رہا ہے۔اِسے ''کلیسیائی زمانہ''اور''غیر قوموں کی معموری'' بھی کہتے ہیں۔

اعمال 48-13:44, ''دُوسرے سبت کو تقریباً سارا شہر خُدا کا کلام سننے کو اکٹھا ہوا۔مگر یہودی اتنی بھیڑ دیکھ کر حسد سے بھر گئے اور پولسؔ کی باتوں کی مخالفت کرنے اور کفر بکنے لگے۔پولسؔ اور برنباسؔ دلیر ہو کر کہنے لگے کہ ضرور تھا کہ خُدا کا کلام پہلے تمہیں سنایا جائے لیکن چونکہ تم اسے ردّ کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابل ٹھہراتے ہو تو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف مُتوجہّ ہوتے ہیں۔کیونکہ خُداوند نے ہمیں یہ حکم دیا کہ

میں نے تجھ کو غیر قوموں کے لئے نور مقرر کیا

تاکہ تو زمین کی انتہا تک نجات کا باعث ہو۔

غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہوئے اور خُدا کے کلام کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لے آئے۔''

رومیوں 8-11:1 '' پس میں کہتا ہوں کیا خُدا نے اپنی امت کو رد کر دیا،؟ ہرگز نہیں! کیونکہ میں بھی اسرائیلی ابرہامؔ کی نسل اور بنیمینؔ کے قبیلہ میں سے ہوں۔ خُدا نے اپنی اُس امت کو رد نہیں کیا جسے اُس نے پہلے سے جانا۔کیا تم نہیں جانتے کہ کتابِ مقدس ایلیاہؔ کے ذکر میں کیا کہتی ہے؟ کہ وہ خُدا سے اسرائیل کی یوں فریاد کرتا ہے کہ۔ اے خُداوند اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا۔اب میں اکیلا باقی ہوں اور وہ میری جان کے بھی خواہاں ہیں۔مگر جوابِ الٰہی اسکو کیا ملا کہ میں نے اپنے لئے سات ہزار آدمی بچار کھے ہیں جنھوں نے بعلؔ کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔پس اسی طرح اس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں اور اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔پس نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ اسرائیل جس چیز کی تلاش کرتا ہے۔وہ اس کو نہ ملی مگر برگزیدوں کو ملی اور باقی سخت کئے گئے۔چنانچہ لکھا ہے کہ خدا نے ان کو آج کے دن تک سُست طبعیت دی اور ایسی آنکھیں جو نہ دیکھیں اور ایسے کان جو نہ سنیں۔''

رومیوں 29-11:25 میں مندرج ہے کہ''اے بھائیو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے آپ کو عقل مند سمجھ لو۔اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اس بھید سے ناواقف رہو کہ اسرائیل کا ایک حصہ سخت ہو گیا ہے اور جب تک غیر قومیں پوری پوری

داخل نہ ہوں وہ ایسا ہی رہے گا۔اور اِس صورت سے تمام اسرائیل نجات پائے گا۔چنانچہ لکھا ہے کہ

چھڑانے والا صِیُون سے نکلے گا

اور بے دینی کو یعقوبؔ سے دفع کرے گا۔

اور ان کے ساتھ میرا یہ عہد ہوگا۔

جب کہ میں ان کے گناہوں کو دُور کروں گا۔

انجیل کے اعتبار سے تو وہ تمہاری خاطر دشمن ہیں لیکن برگزیدگی کے اعتبار سے باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں۔اسلئے کہ خُدا کی نعمتیں اور بلاوا بے تبدیل ہے۔''

72-2 ان سات کلیسیاؤں میں جو ایشیا کو چک میں موجود تھیں کچھ ایسی خاصیتیں پائی جاتی تھیں جو آنے والے زمانوں میں ایک پختہ پھل بن گئیں۔اور جو ابتداء میں محض ایک پودا تھا آنے والے زمانوں میں ایک پختہ فصل کے طور پر رونما ہوا جیسا کہ یسوعؔ نے فرمایا ہے کہ''۔۔۔کیونکہ جب ہرے درخت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں تو سوکھے کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا جائے گا۔''لوقا 23:31۔

اِفُسیوں کے کلِیسیائی زمانے کے لئے پیغام

(مُکاشفہ 2:1-7)

72-3 ''افسسؔ کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ

جو اپنے دہنے ہاتھ میں ستارے لئے ہوئے ہے اور سونے کے ساتوں چراغدانوں میں پھرتا ہے وہ یہ فرماتا ہے کہ۔میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرا صبر جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تو بدوں کو دیکھ نہیں سکتا اور جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں اور ہیں نہیں تو نے ان کو آزما کر جھوٹا پایا۔اور تُو صبر کرتا ہے اور میرے نام کی خاطر مصیبت اُٹھاتے اُٹھاتے تھکا نہیں۔مگر مجھ کو تُجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دی۔پس خیال کر کہ تو کہاں سے گرا ہے اور توبہ کر کے پہلے کی طرح کام کر اور اگر تو توبہ نہ کرے گا تو میں تیرے پاس آکر تیرے چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دونگا۔البتہ تجھ میں یہ بات تو ہے کہ تو نیکلیوںؔ کے کاموں سے نفرت رکھتا ہے جن سے میں بھی نفرت رکھتا ہوں۔جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔جو غالِب آئے میں اُسے اُس زندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فِردوس میں ہے پھل کھانے کو دُونگا۔''

پیامبر

73-1 افسسؔ کی کلیسیا کا پیامبر (فرشتہ) پولسؔ رسول تھا۔اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ غیر قوموں کے ابتدائی زمانے کا پیامبر تھا۔اس میں کلام نہیں کہ غیر قوموں کا دروازہ کھولنے کا اختیار پطرسؔ کو دیا گیا لیکن ان کا رسول اور نبی ہونے کا شرف صرف پولسؔ کو ہی حاصل ہوا۔وہ غیر قوموں کا نبی، پیامبر تھا۔اسکے انبیانہ عہدے نے جس کے ذریعے اس نے غیر قوموں کے لئے کلام کا مکمل مکاشفہ حاصل کیا اسے ان کا پیامبر رسول ثابت کیا۔اس بات کے ساتھ یروشلیم کے باقی رسول بھی متفق تھے۔گلتیوں 1:12-19 ''کیونکہ وہ مجھے اِنسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوعؔ مسیح کی طرف سے مجھے اُسکا مکاشفہ ہوا۔چنانچہ یہودی طریق میں جو پہلے میرا چال چلن تھا تم سن چکے ہو کہ میں خُدا کی کلیسیا کو از حد ستاتا اور تباہ کرتا تھا۔اور میں یہودی طریق میں اپنی قوم کے اکثر ہم عمروں سے بڑھتا جاتا تھا اور اپنے بزرگوں کی روایتوں میں نہایت سرگرم تھا۔لیکن جس خدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کر لیا اور اپنے فضل سے بلا لیا جب اسکی یہ مرضی ہوئی۔کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تا کہ میں غیر قوموں میں اس کی خوشخبری دوں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی اور نہ یروشلیم میں اُن کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ فوراً عربؔ کو چلا گیا۔پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔پھر تین برس کے بعد میں کیفاؔ سے ملاقات کرنے کو یروشلیم گیا اور پندرہ دِن اس کے پاس رہا۔مگر اور رسولوں میں سے خُداوند کے بھائی یعقوبؔ کے سوا کسی سے نہ ملا۔''

گلتیوں 2:2 ''اور میرا جانا مکاشفہ کے مطابق ہوا اور جس خوشخبری کی غیر قوموں میں منادی کرتا ہوں وہ اُن سے بیان کی مگر تنہائی میں ان ہی لوگوں سے جو کچھ سمجھے جاتے تھے تا کہ ایسا نہ ہو کہ میری اس وقت کی یا اگلی دَوڑ دُھوپ بے فائدہ جائے۔''

گلتیوں 2:6-9 ''اور جو لوگ کچھ سمجھے جاتے تھے۔(خواہ وہ کیسے ہی تھے مجھے اس سے واسطہ نہیں۔خُدا کسی آدمی کا طرفدار نہیں) اُن سے جو کچھ سمجھے جاتے تھے مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔لیکن برعکس اس کے جب انہوں نے یہ دیکھا کہ جس طرح مختونوں کو خوشخبری دینے کا کام پطرسؔ کے سپرد ہوا اُسی طرح نامختونوں کو سُنانا اِسکے سپُرد ہُوا۔(کیونکہ جس نے مختونوں کی رسالت کے لئے پطرسؔ میں اثر پیدا کیا اُسی نے غیر قوموں کے لئے مجھ میں بھی اثر پیدا کیا)۔اور جب اُنہوں نے اُس توفیق کو معلوم کیا جو مجھے ملی تھی تو یعقوبؔ اور کیفاؔ اور یوحناؔ نے جو کلیسیا کے رُکن سمجھے جاتے تھے اور برنباسؔ کو دہنا ہاتھ دے کر شریک کر لیا تا کہ ہم غیر قوموں کے پاس جائیں اور وہ مختونوں کے پاس۔''

رومیوں 11:13 ’’میں یہ باتیں تم غیرقوموں سے کہتا ہوں چونکہ میں غیرقوموں کا رسُول ہوں۔اس لئے اپنی خدمت کی بڑائی کرتا ہوں۔‘‘

74-1 پولسؔ نے اِفُسسؔ کی کلیسیا کی بنیاد پہلی صدی کے وسط میں رکھی۔اس لحاظ سے ہم اِفسسؔ کی کلیسیا کے شروع ہونے کی تاریخ کا تعین کرنے کے قابل ہیں کہ وہ تقریباً 53ء میں شروع ہوئی۔

74-2 اس کی خدمت کے نمونے نے ایک ایسی مثال قائم ہے جس کی خواہش ہر آنے والے پیامبر کو کرنی چاہیے۔ درحقیقت اس نے خُدا کے ہر حقیقی خادم کے لئے ایک نمونہ قائم کیا ہے۔گو انبیانہ حلقے میں وہ اس بلندی پر نہ پہنچ سکیں گے جس پر کہ پولسؔ پہنچ چکا تھا۔پولسؔ کی خدمت میں تین درجات تھے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

74-3 سب سے پہلی خوبی یہ تھی کہ پولسؔ مکمل طور پر کلام کے ساتھ وفادار تھا۔خواہ اس کو کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑی ہو اس نے کبھی بھی اس سے انحراف نہ کیا،

گلتیوں 1:8-9 ’’لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اُس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سُنائی کوئی اور خوشخبری تمہیں سُنائے تو ملعون ہو۔جیسا کہ ہم پیشتر کہہ چکے ہیں ویسا ہی اب میں پھر کہتا ہوں کہ اُس خوشخبری کے سوا جو تم نے قبول کی تھی اگر کوئی تمہیں اور خوشخبری سناتا ہے تو ملعون ہو۔‘‘

گلتیوں 2:11,14 ’’لیکن جب کیفاؔ (پطرسؔ) انطاکیہؔ میں آیا تو میں نے رُوبرُو ہو کر اُسکی مُخالفت کی کیونکہ وہ ملامت کے لائق تھا۔اس لئے کہ یعقوبؔ کی طرف سے چند شخصوں کے آنے سے پہلے تو وہ غیر قوم والوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا مگر جب وہ آ گئے تو مختونوں سے ڈر کر باز رہا اور کنارہ کیا۔اور باقی یہودیوں نے بھی اس کے ساتھ ہو کر ریاکاری کی۔یہاں تک کہ برنباسؔ بھی ان کے ساتھ ریاکاری میں پڑ گیا۔جب میں نے دیکھا کہ وہ خوشخبری کی سچائی کے موافق سیدھی چال نہیں چلتے تو میں نے سب کے سامنے کیفاؔ سے کہا کہ جب تو باوجود یہودی ہونے کے غیر قوموں کی طرح زندگی گزارتا ہے نہ کہ یہودیوں کی طرح تو غیر قوموں کو یہودیوں کی طرح چلنے پر کیوں مجبور کرتا ہے؟‘‘۔

74-4 1 کرنتھیوں 14:36-37 کیا خُدا کا کلام تم میں سے نکلا؟ یا صرف تم ہی تک پہنچا ہے؟ اگر کوئی اپنے آپکو نبی یا رُوحانی سمجھے تو یہ جان لے کہ جو باتیں میں تمہیں لکھتا ہوں وہ خُداوند کے حکم ہیں۔اور اگر کوئی نہ جانے تو نہ جانے۔‘‘

75-1 غور کریں کہ پولسؔ ایک غیر تنظیمی شخص تھا بلکہ وہ رُوح کی ہدایت سے چلتا تھا بالکل اسی طرح جس طرح خُدا نے موسیٰؔ کی رہنمائی کی کہ وہ اسرائیلؔ کو ملک مصر سے باہر نکال لے جائے۔یروشلیمؔ کی کونسل نے کبھی بھی پولسؔ کو باہر

نہ بھیجا۔اور نہ ہی اس کا ان پر کوئی اختیار تھا۔خدا اور صرف خُدا نے ہی اسے بھیجا اور اس کی رہنمائی کی۔ پولسؔ انسان کی طرف سے بھیجا ہوا نہ تھا۔

گلتیوں 1:1 ''پولسؔ کی طرف سے جو نہ اِنسانوں کی جانب سے نہ انسان کے سبب سے بلکہ یسوعؔ مسیح اور خُدا باپ کے سبب سے جس نے اُسکو مُردوں میں سے جلایا رسُول ہے۔''

گلتیوں 2:3-5 ''لیکن طِطسؔ بھی جو میرے ساتھ تھا اور یونانی ہے ختنہ کرانے پر مجبور نہ کیا گیا۔اور یہ اُن جُھوٹے بھائیوں کے سبب سے ہوا جو چھپ کر داخل ہو گئے تھے اور چوری سے گھس آئے تھے تا کہ اس آزادی کو جو ہمیں مسیح یسوعؔ میں حاصل ہے جاسُوسوں کے طور پر دریافت کر کے ہمیں غلامی میں لائیں۔اُن کے تابع رہنا ہم نے گھڑی بھر بھی منظور نہ کیا تا کہ خوشخبری کی سچائی تم میں قائم رہے۔''

2-75 دوسری خوبی یہ تھی کہ اس کی خدمت رُوح کی قدرت کے ساتھ قائم تھی جس کے ذریعے لکھے اور بولے جانے والے کلام کا مظاہرہ ہوا،

1 کرنتھیوں 2:1-5 ''اور اے بھائیو! جب میں تمہارے پاس آیا اور تم میں خدا کے بھید کی منادی کرنے لگا تو اعلیٰ درجہ کی تقریر یا حکمت کے ساتھ نہیں آیا۔کیونکہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوعؔ مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا۔اور میں کمزوری اور خوف اور بہت تھرتھرانے کی حالت میں تمہارے پاس رہا۔اور میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ رُوح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی۔تا کہ تمہارا اِیمان اِنسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قدرت پر موقوف ہو۔''

پھر اعمال 14:8-10, ''اور لُسترہؔ میں ایک شخص بیٹھا تھا جو پاؤں سے لاچار تھا۔وہ جنم کا لنگڑا تھا اور کبھی نہ چلا تھا۔وہ پولُسؔ کو باتیں کرتے سن رہا تھا اور جب اِس نے اُسکی طرف غور کر کے دیکھا کہ اُس میں شفا پانے کے لائق اِیمان ہے۔تو بڑی آواز سے کہا کہ اپنے پاؤں کے بل سیدھا کھڑا ہو جا۔پس وہ اُچھل کر چلنے پھرنے لگا۔''

اعمال 20:9-12 ''اور یوتخسؔ نام ایک جوان کھڑکی میں بیٹھا تھا۔اس پر نیند کا بڑا غلبہ تھا اور جب پولسؔ زیادہ دیر تک باتیں کرتا رہا تو وہ نیند کے غلبہ میں تیسری منزل سے گر پڑا اور اُٹھایا گیا تو مُردہ تھا۔پولسؔ اُتر کر اُس سے لپٹ گیا اور گلے لگا کر کہا گھبراؤ نہیں۔اس میں جان ہے۔پھر اوپر جا کر روٹی توڑی اور کھا کر اتنی دیر تک اُن سے باتیں کرتا رہا کہ پو پھٹ گئی۔پھر وہ روانہ ہو گیا۔اور وہ اُس لڑکے کو جیتا لائے اور اُنکی بڑی خاطر جمع ہوئی۔''

اعمال 28:7-9 ''وہاں سے قریب پُبلیسؔ نام اُس ٹاپو کے سردار کی ملک تھی اُس نے گھر لے جا کر تین دن

تک بڑی مہربانی سے ہماری مہمانی کی۔اور ایسا ہوا کہ پبلیس کا باپ بخار اور پیچش کی وجہ سے بیمار پڑا تھا۔پولس نے اس کے پاس جا کر دعا کی اور اُس پر ہاتھ رکھ کر شفا دی۔جب ایسا ہوا تو باقی لوگ جو اُس ٹاپو میں بیمار تھے آئے اور اچھے کئے گئے۔"

۲ کرنتھیوں 12:12 "رسُول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلہ سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں۔"

76-1 تیسری بات یہ تھی کہ پولس کی زِندگی سے خُدا اور خدمت کا پھل صاف طور پر نظر آتا تھا۔

2 کرنتھیوں 12:11 "میں بے وقوف تو بنا مگر تم ہی نے مجھے مجبور کیا۔کیونکہ تم کو میری تعریف کرنا چاہیے تھا۔اس لئے کہ میں اُن افضل رسولوں سے کسی بات میں کم نہیں اگر چہ کچھ نہیں ہوں۔

1 کرنتھیوں 2 : 9 "اگر میں اوروں کے لئے رسُول نہیں تو تمہارے لئے بے شک ہوں کیونکہ تم خود خُداوند میں میری رِسالت پر مُہر ہو۔"

2 کرنتھیوں 11:2 "مجھے تمہاری بابت خُدا کی سی غیرت ہے کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نِسبت کی ہے تاکہ تم کو پاکدامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں۔"

پولس غیر قوموں میں سے بھیڑوں کی ایک بڑی تعداد کو لانے کا ذریعہ بنا اور اس نے ان کی اس وقت تک پرورش اور حفاظت کی جب تک کہ وہ راستبازی کا پھل نہ لائیں اور غیر قوم کی دُلہن ہونے کی حیثیت سے اپنے خُداوند کو ملنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

76-2 ایک روایت کے مطابق جس وقت یہ مُکاشفہ دیا گیا اُس وقت پولس شہید ہو چکا تھا لیکن اس کی جگہ یوحنا اس کام کو اِسی طرح چلاتا رہا جس طرح پولس اپنی خدمت کے دوران کرتا رہا۔مُکاشفہ دیا جانے سے قبل پولس کی موت اس حقیقت کو ہرگز ردّ نہیں کرتی کہ پولس اِفسس کے کلیسیائی زمانے کا پیامبر نہ تھا کیونکہ ہر زمانے کا پیامبر اس بات سے قطع نظر کہ وہ کب آیا اور کب گیا، وہ وہی شخص ہوتا ہے جو اس زمانے کو کلام کی عیاں کی ہوئی خدمت کے وسیلے سے خُدا کے لئے متاثر کرتا ہے اور پولس ایسا ہی شخص تھا۔

اِفسس کا شہر

76-3 اِفسس کا شہر ایشیا کے تین بڑے شہروں میں سے ایک تھا۔اس کو اکثر مسیحی اِیمان کا تیسرا شہر کہا جاتا تھا۔یروشلیم

اوّل اور انطاکیہ دوئم نمبر پر تھا۔ یہ بہت ہی دولتمند شہر تھا۔ یہاں کی حکومت رومی تھی لیکن زبان یونانی بولی جاتی تھی۔ تاریخ دانوں کا اِیمان ہے کہ یوحنا، مریم پطرس، اندریاس اور فلپس سب کے سب اس خوبصورت شہر میں دفن کئے گئے۔ پولس جس نے اس شہر میں حقیقی اِیمان کی بنیاد ڈالی اس نے یہاں تین سال تک پاسبان کی خدمت سرانجام دی لیکن جب وہ یہاں سے غیر حاضر ہوتا تو وہ لگاتار دُعاؤں میں یاد رکھتا۔ تیمتھیس اس کا پہلا نگہبان تھا۔

1 تیمتھیس 3-1:1: ''پولس کی طرف سے جو ہمارے منجّی خُدا اور ہمارے اُمید گاہ مسیح یسوع کے حکم سے مسیح یسوع کا رسُول ہے۔ تیمتھیس کے نام پر جو اِیمان کے لحاظ سے میرا سچا فرزند ہے۔ فضل رحم اور اطمینان خدا باپ اور ہمارے خداوند مسیح یسُوع کی طرف سے تجھے حاصل ہوتا رہے۔ جس طرح میں نے مکدنیہ جاتے وقت تجھے نصیحت کی تھی کہ اُفسس میں رہ کر بعض شخصوں کو حکم کر دے کہ اور طرح کی تعلیم نہ دیں۔''

77-1 لفظ اِفسس کے دو عجیب مطلب ہیں 'نشانہ باندھنا' یا 'سستانا'۔ اس زمانے کی اونچی تمنا جو رُوح کی معموری ''خُدا کی گہرائی'' پر سے شروع ہوئی اور جس کے ذریعے وہ خُدا کی اُونچی بلاہٹ کی طرف سے نظریں لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اس نے بےخبری کے رویے کے لئے راہ ہموار کرنی شروع کی یسوع مسیح کی پیروی کرنے کے لئے ادنیٰ سے جوش نے اپنے آپ کو ایک شگون کے طور پر ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ آنے والے زمانوں میں جسمانی گاڑی جو کلیسیا کہلاتی ہے ''شیطان کی گہرائی'' میں ڈوب گئی۔ یہ آرام طلب ہوگئی اور بھکنے لگی۔ یہ زمانہ برگزشتہ ہو چکا تھا اور اس نے اپنی پہلی محبت چھوڑ دی۔ چھوٹا سا بیج جو اِفسیوں کے زمانے میں بویا گیا غلطی کی رُوح میں اتنا ترقی کرے گا کہ ہوا کے پرندے اُسکی ڈالیوں میں آرام کریں گے۔ اِنسانی لحاظ سے تو حوا (نئی کلیسیا) کو یہ اس قدر بےضرر معلوم ہوگا کہ وہ ایک شیطان کے فریب میں آجائے گی۔ اِفسیوں کے زمانے نے اسے خُدا کا بہترین موقع فراہم کیا اور وہ کچھ دیر تک غالب بھی آئی۔ لیکن پھر سستانے لگ گئی اور اسی بےخبری میں شیطان نے مکمل تباہی کا بیج بو دیا۔

77-2 اِفسیوں کا مذہب بذاتِ خود پہلے زمانے کی مکمل نمائندگی کرتا ہے۔ اور آنے والے زمانوں کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ سب سے پہلے ارتمس کے عظیم الشان مندر جس کی عمارت کئی سالوں سے تعمیر ہوئی۔ اس کے مقدس احاطے میں ارتمس کا ایک ایسا بےنور اور الگ تھلگ بت کھڑا تھا۔ جس کا کوئی تصور کر سکتا ہے۔ وہ مکمل طور پر دوسری مورتیوں کی مانند نہ تھی جو اسکے لئے مخصوص کردہ دیگر مندروں میں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ نسوانیت کا ایک بےڈھنگا مجسمہ تھی جو بالآخر لکڑی کے اس کندے میں دھنس گئی جس میں سے وہ کھودی گئی تھی۔ اس کے دو بازو لوہے کی دو سلاخوں سے بنائے گئے تھے۔ یہ کس طرح مخالفِ مسیح کی رُوح کی عکاسی کرتی ہے جو پہلے زمانے میں چھوڑی گئی۔ ان کو لوگوں کے درمیان چھوڑا گیا اور

کسی خاص شکل میں نہیں۔ جس سے کہ لوگ خبردار ہو جاتے تو بھی اس کے بازو ظاہر کرتے ہیں کہ اس کی خواہش یہ تھی کہ وہ خُدا کے کام کو برباد کرے لیکن کوئی بھی اس کی طرف توجہ کرتا ہوا نظر نہیں آتا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ لیکن ایک دن وہ اسی کی طرف توجہ کریں گے۔ اور یہ اس وقت ہو گا جب ان آہنی بازوؤں کے ساتھ اس کے کام تعلیم کی صورت اختیار کر لیں گے۔ اور پھر اس کی تعلیم قانونِ مملکت بن کر رہ جائے گی۔

77-3 مندر کی عبادت کا طریقہ کس بات کا اظہار ہے؟ سب سے پہلے وہاں کاہن ہوا کرتے تھے جو خواجہ سراؤں سے لئے جاتے تھے۔ یہ مردہ بے جان کہانت ایسے لوگوں کی مُردگی کا پیش خیمہ ہے جو کلام سے دور ہو جائیں گے۔ اسلئے کہ جو شخص کلام کے علاوہ کسی اور طریقہ سے خُدا کو جاننے کا دعویٰ کرتا ہے وہ زندگی سے اسی طرح خالی ہے جس طرح کہ بے جان خواجہ سرا۔ علاوہ ازیں مندر کے حلقے میں کنواری راہبائیں بھی ہوا کرتی تھیں جو مندر میں مذہبی خدمات سرانجام دیا کرتی تھیں۔ یہ اس دن کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جس میں رسم و رواج اور مذہبی آداب اور کام رُوح القدس کی جگہ لے لیں گے اور روحانی نعمتوں کا ظہور مزید خُدا کے مقدس کو نہ بھرے گا۔ ان سب کے اوپر ایک سردار کاہن ہوا کرتا تھا جو سیاسی قوت اور دُنیاوی اثر و رسوخ کا مالک مانا جاتا تھا۔ یہ جو کچھ پہلے ہی ہو رہا تھا۔ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کلیسیا کو جلد ہی ایک آدمی کے ماتحت کر دیا جائے گا تا کہ اس میں اضافی منصوبوں اور خواہشوں کو بروئے کار لایا جائے اور ''رُوح القدس یوں فرماتا ہے'' کے لفظ مزید حقیقت نہ رہے۔ ان سب کے ماتحت مندر کے غلام ہوتے تھے جن کی اپنی کوئی پسند نہ ہوا کرتی تھی بلکہ وہ مذہبی حکومت کے فرمانبردار ہوا کرتے تھے۔ اس کا اس کے سوا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ ایک ایسا دن آ رہا ہے جب چوغے پہنے ہوئے پادری سیاسی چالوں حکومت کی مدد اور کلام اور رُوح کی جگہ مذہبی عقائد و رسومات کو عائد کر دیا کریں گے۔ اور انسانی قیادت عام لوگوں کو غلام بنائے گی جب کہ رہنما برے طریقے سے حاصل ہوئی دولت کے ساتھ عیش و عشرت کریں گے اور اپنی گھنوؤنی خوشیوں سے لُطف اندوز ہونگے۔ اور غریب لوگ جن کی خُدا کے کلام کے مطابق مدد کی جاتی تھی اب وہ نوکر بن کر رہ گئے۔

یسوعؔ، اسکے پیامبر اور کلیسیائیں

78-1 مکاشفہ 2:1 ۔۔ جو اپنے دہنے ہاتھ میں ستارے لئے ہوئے ہے اور سونے کے ساتوں چراغدانوں میں پھرتا ہے کہ''۔ جو یہ فرماتا ہے کہ ُوہ یسوعؔ خُداوند بھی ہے اور مسیح بھی' یہاں وہ اکیلا ہی قادرِ مطلق خدا ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

یہاں وہ نجات دہندہ ہے۔

’’نجات خُداوند کی طرف سے ہے۔‘‘ یوناہ 2:9 اور وہ ساتوں کلیسیائی زمانوں میں کلیسیاؤں کے اندر چلتا پھرتا ہے۔ جو کچھ وہ پہلے زمانے میں تھا وہی آخری کلیسیائی زمانے میں ہے۔ ہر ایماندار کے لئے وہ یسوعؔ مسیح ہے جو کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ جو کچھ اس نے ایک بار کیا وہی اب کر رہا ہے اور اسی طرح کرتا رہے گا۔

78-2 اب آپ غور کریں گے کہ یسوعؔ اکیلا ہی اپنی کلیسیاؤں میں پھر رہا ہے اس کے ساتھ دوسرا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی ہوگا کیونکہ اس نے خود کلیسیا کو اپنے خون سے خرید کر اس کی نجات کا بندوبست کیا ہے اور اب یہ اسکی ملکیت ہے وہ اس کا خُداوند اور مالک ہے وہ سارا جلال اسے دیتی ہے اور وہ اس جلال میں کسی اور کو شریک نہیں کریگا۔ اسکے ساتھ کوئی پوپ نہیں۔ کوئی آرچ بشپ نہیں۔ مریمؔ جو اس کے جسمانی بدن کی ماں تھی وہ وہاں نہیں ہے۔ وہ مُڑ کر باپ کے ساتھ بات نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خود باپ ہے وہ مُڑ کر رُوح القدس سے کلام نہیں کرتا اسلئے کہ وہ خود خُدا اور ازلی رُوح ہے۔ اور یہ اس کی زندگی ہے جو کلیسیا کے اندر بہہ رہی ہے اور اسے زِندگی دے رہی ہے اور اسکے بغیر زندگی نہیں ہوگی۔ نجات خُداوند کی طرف سے ہے۔

79-1 جب اس نے خُدا کے قہر کے حوض میں انگور روندے تھے اس وقت بھی اس کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ یہ کوئی دوسرا نہیں بلکہ وہ خود ہی تھا جس نے صلیب کے اوپر لٹک کر اپنا خون بہا دیا۔ وہ ہمارے اِیمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے۔ وہ ہماری نجات کا الفا اور اومیگا ہے ہماری اسی کے ساتھ نسبت قائم ہوئی ہے اور کسی دوسرے کے ساتھ نہیں۔ ہم کلیسیا کی ملکیت نہیں بلکہ اس کے ہیں۔ اس کا کلام شریعت ہے۔ عقیدے یا قواعد وضوابط اور آئین کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ ہاں یہ صرف یسوعؔ ہی ہے جو کلیسیاؤں کے درمیان چلتا پھرتا ہے۔ یہ خُدا ہے جو کلیسیا میں رہ کر اپنی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے۔ یہ کبھی نہ بھولیں کہ آپ کا خُدا کے ساتھ ایک ہی رشتہ ہے اور خُدا کا آپ کے ساتھ ایک ہی رشتہ ہے اور وہ ہے یسوعؔ اور فقط یسوعؔ۔ (آمین)

79-2 یہاں وہ اپنے دہنے ہاتھ میں سات ستارے لئے ہوئے ہے۔ دہنا ہاتھ یا بازو خدا کی قدرت اور اختیار کو ظاہر کرتا ہے زبور 44:3،

’’کیونکہ نہ تو یہ اپنی تلوار سے اس ملک پر قابض ہوئے
اور نہ ان کے بازو نے ان کو بچایا
بلکہ تیرے دہنے ہاتھ اور تیرے بازُو اور

تیرے چہرے کے نُور نے ان کو فتح بخشی

کیونکہ تو ان سے خوشنود تھا۔''

قدرت والے اس داہنے ہاتھ میں سات ستارے ہیں جو مُکاشفہ 1:20 کے مطابق سات کلیسیائی پیامبر ہیں۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا کی یہی قدرت اور اختیار ہر زمانے کے پیامبر کے ساتھ ہیں۔ وہ رُوح القدس کی آگ اور قوت میں کلام کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ چونکہ ان سے نور منعکس ہوتا ہے اس لئے وہ ستارے ہیں اور جس روشنی کو وہ ظاہر کر رہے ہیں یہ اس کی روشنی تھی۔ یہ ان کی اپنی روشنی نہیں۔وہ اپنی آگ نہیں جلاتے کہ لوگ اسکے شعلوں کی روشنی میں چلیں۔یسعیاہ'' یہ رات کا وقت ہے کیونکہ ستارے رات کو ہی چمکتے ہیں۔ یہ گناہ کی تاریکی کی رات ہے،

'' کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔'' رومیوں 3:23.

3-79 یہ سات پیامبر لوگوں پر خُدا کو ظاہر کر رہے ہیں۔

''۔۔۔جو میرے بھیجے ہوئے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔یوحنا 13:20۔

وہ اسکے اختیار کے ساتھ چلتے اور بولتے ہیں اور وہ ان کے پیچھے کھڑا ہے۔

متی 28:18-20، ''یسوع نے پاس آکر اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔''

چنانچہ اب وہ یہاں ہیں۔رُوح القدس اور اِیمان سے معمور خدا کی آگ کے ذریعے آگ پر سچائی کے کلام کو تھامے ہوئے کھڑے ہیں۔اور وہ یہاں انکی پشت پناہی کے لئے کھڑا ہے۔اس پر سوچیں کہ کسی بھی زمانے میں کسی اِیماندار کو اپنے دل میں رونے کی ضرورت نہیں۔اوہ کاش میں اس پہلے زمانہ میں ہوتا جب شروع میں رسولوں کو باہر بھیجا گیا۔اب پیچھے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔اب اوپر دیکھئے۔اب اس کو دیکھئے جو گزشتہ تمام زمانوں سے کلیسیاؤں میں چلتا پھرتا ہے۔اس پر نگاہ کریں جو کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے اور جو اپنی راہوں اور ذات کو بدلتا نہیں۔ جہاں دو یا تین اس کے نام سے جمع ہوں وہاں وہ ان کے بیچ میں ہے۔اور نہ صرف ان کے درمیان کھڑا ہو کر اطمینان کے ساتھ دیکھ رہا ہے یا بطور کاتب فرشتہ ہے بلکہ جو کچھ وہ ہے اپنے آپ کو ٹھیک اسی طور پر عیاں کر رہا ہے۔ وہ کلیسیا کی زندگی۔سہارا اور اچھی نعمتیں دینے والا ہے۔ہیلیلویاہ۔

80-1 ’’جو سات چراغدانوں کے بیچ پھرتا ہے۔‘‘

جب ہم ان لفظوں کو کلام کی روشنی میں دیکھیں جو اسے بطور’’مسیح جو ہماری زندگی ہے‘‘ بیان کرتے ہیں تو یہ کس قدر بامعنی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ مسیح حقیقتاً کلیسیا کی زندگی ہے۔اس کے پاس اور کوئی زندگی نہیں۔اس کے بغیر کلیسیا محض مذہبی سوسائٹی، ایک مجلس اور لوگوں کا بے مقصد گروہ ہے۔جس طرح کسی مُردے کو خواہ وہ کتنا ہی ہیرے جواہرات سے آراستہ کریں وہ پھر بھی ایک لاش ہی ہے اسی طرح کلیسیا کا حال ہے۔کوئی بات نہیں کہ اس کے پروگرام کیا ہیں اور وہ اپنے نیک ارادوں کو بھی کیوں نہ حاصل کرلے تو بھی مسیح کے بغیر وہ محض ایک لاش ہے۔لیکن اس کو اپنے درمیان رکھتے ہوئے اس کے ساتھ رہ کر اس کی تحریک حاصل کرنے کی وجہ سے وہ بے مثال بن جاتی ہے’’اس کا بدن، اس کی معموری ہے جو سب کو معمور کرتا ہے۔‘‘ اور اس وقت وہ آخری دور کے سونے کے چراغدان کے بیچ میں پھر رہا ہے۔جس طرح وہ پہلے زمانے میں پھر رہا تھا اسی طرح اب وہ اس آخری زمانے میں پھر رہا ہے۔یسوؔع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

سونے کے سات چراغدان

80-2 خروج 25:31 میں لکھا ہے۔’’اور تو خالص سونے کا ایک شمعدان بنانا۔وہ شمعدان اور اُس کا پایہ اور ڈنڈی سب گھڑ کر بنائے جائیں اور اُس کی پیالیاں اور لٹو اور اس کے پھول سب ایک ہی ٹکڑے کے بنے ہوں۔‘‘

یسوؔع مسیح کی اصلی کلیسیا دُلہن خالص سونے کی مانند ہے اس کی راستبازی یسوؔع کی راستبازی ہے اسکی خصوصیات یسوؔع کی خصوصیات ہیں۔اسکی شناخت یسوؔع میں پائی جاتی ہے جو کچھ یسوؔع ہے وہ کلیسیا سے منعکس ہوتا ہے۔جو کچھ یسوؔع کے پاس ہے وہ کلیسیا کو ظاہر کرنا ہے۔اس میں یعنی کلیسیا میں کوئی نقص نہیں۔وہ اندرونی اور بیرونی طور پر جلالی ہے۔وہ شروع سے لے کر آخر تک اپنے خُداوند کی صنعت اور مقصد کا مجموعہ ہے اور وہ اس کا اظہار ہے۔کوئی اسے کس طرح ماپ سکتا ہے؟ اسے کوئی کس طرح سمجھ سکتا ہے؟ گو ہم ایسا نہیں کر سکتے تو بھی اسے ہم اِیمان کے ساتھ قبول کرسکتے ہیں کیونکہ یہ خُدا کا قول ہے۔

81-1 لیکن یہ چراغدان نہ صرف سونے کے ہیں بلکہ یہ پیٹے ہوئے سونے کے تھے۔پیٹے ہوئے سونے کی دستکاری جس طرح کا رُوح نے اس کا نقشہ دیا تھا۔اس کے گرداگرد یسوؔع مسیح ہے جو اس کا خُداوند اور مالک ہے۔کیا کوئی شخص اس طرح مار پیٹ کر صاف کیا گیا جس طرح کہ یسوؔع مسیح کی دُلہن؟ یقیناً وہ ان دکھوں کو پورا کر رہی ہے جو مسیح سے رہ

گئے۔اس کا اسباب لوٹ لیا گیا،اسکی زندگی خطرے میں ہے اسکواس بھیڑ کی مانند سمجھا جاتا ہے جو ذِبح ہونے والی ہے، اس سارے عرصے میں انکو کوٹا گیا۔اس نے دُکھ تو بہت اٹھایا لیکن اس کے باوجود بھی اس نے انتقام نہ لیا اور نہ ہی اس نے دوسروں کو دُکھ دیا۔مسیح کی یہ خوبصورت دُلہن ہی خوشخبری کے لائق ہے اور جس طرح سونا کوٹنے سے پھیلتا ہے اسی طرح پیتل کوٹنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ خُدا کا یہ سونا خُداوند کے لئے دُکھ اٹھائیگا۔یہ جھکے گا نہیں۔ٹوٹے گا نہیں خراب نہ ہوگا۔بلکہ زِندگی کی ان آزمائشوں میں سے گزر کر ہمیشہ کے لئے خوبصورتی اور خوشی کا نمونہ بن جائے گا۔

مسیح اپنوں کی تعریف کرتا ہے

81-2 مکاشفہ 3-2:2 ''میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرا صبر تو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تو بدوں کو دیکھ نہیں سکتا اور جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں اور ہیں نہیں تو نے اُن کو آزما کر جھوٹا پایا۔اور تو صبر کرتا ہے اور میرے نام کی خاطر مصیبت اُٹھاتے اُٹھاتے تھکا نہیں''۔

81-3 کس خوبصورتی کے ساتھ ہمارا نجات دہندہ اپنے بچوں کی تعریف کرتا ہے۔وہ ان کے رُوحانی رویے کا کس اچھوتے انداز سے جائزہ لیتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ ان میں کمزوری ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان کے خلاف نہیں چلتا۔کیا یہ خُداوند ہی نہیں؟ وہ جانتا ہے کہ اچھی باتوں میں ہماری کس طرح حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور بری باتوں سے کس قدر حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ہم سب کے سب اپنی کلیسیاؤں اور خاندانوں کو چلانے کے لئے یہاں سے سبق سیکھ سکتے ہیں اور اس سے کہیں زیادہ بہتر طریقے سے سیکھ سکتے ہیں کہ خدا انفرادی طور پر ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ ٹھیک اس طرح پیش آتا ہے۔اے خُداوند کے مُقدس لوگو گھبراؤ نہیں کیونکہ خُدا آپ کی محبت کو محنت کو بھولتا نہیں۔جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر کسی کو ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی دیں تو خُداوند سے اس کا صلہ اور برکت بھی حاصل کریں گے۔

82-1 ''میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرے صبر کو جانتا ہوں''۔

جونہی وہ اپنی کلیسیا کے بیچ میں پھرتا ہے،وہ اپنے لوگوں کی مصیبتوں سے واقف ہے اور وہ ان کی فکر کرتا ہے۔ جس طرح مِصؔر میں غلامی کے دِنوں میں اس نے ان کی فریاد کو سنا اسی طرح وہ جو لاتبدیل ہے،اب بھی جب ان کے درمیان پھرتا ہے تو مظلوموں کی فریاد سنتا ہے۔لفظ مشقت،ظلم کے ذریعے آنے والی تھکان کی نشاندہی کرتا ہے۔ خُدا کے لوگ محض اس کے لئے محبت کی محنت ہی نہیں کرتے بلکہ وہ اس کے لئے خوشی کے ساتھ دُکھ بھی اُٹھاتے ہیں۔وہ جُوا

اُٹھانے میں صابر ہیں۔اس ابتدائی زمانے نے بہت سے دُکھ اُٹھائے۔اسکو خوشخبری کی منادی اور سچائی پیش کرنے کے لئے بڑی محنت سے کام کرنا پڑا۔ان کی زندگی کی عظیم بلاہٹ یہ تھی کہ وہ خُدا کی خدمت کریں اور جب ان کی زندگی کی اُمیدیں مُرجھا گئیں تو وہ بڑے متحمل رہے اور انہوں نے اپنا سب کچھ اس کے سپرد کر دیا جس نے ان کی خاطر زمین پر سب کچھ چھوڑ دینے کے عوض آسمان پر دائمی اجر کا وعدہ کیا۔

81-2 میں سوچتا ہوں کہ ہمیں یہاں رُک کر صرف اس خیال پر اپنی توجہ مرکوز کرنی چاہیے کہ خُدا کے لوگوں پر ہمیشہ ظلم ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔آپ جانتے ہیں کہ پیدائش کی کتاب ابتدا ہے اور جو کچھ آپ اس کے اندر دیکھتے ہیں وہی مکاشفہ کی کتاب تک جاری رہے گا اور کبھی نہ بدلے گا۔قائن نے ہابل کو قتل کر دیا۔کیوں؟اس لئے کہ وہ خدا کو پسند آیا۔پھر ہم اسکی مکمل تصویر ابرہام کے جسمانی بیٹے میں دیکھتے ہیں۔اسمٰعیل وعدے کے فرزند اضحاق کا مضحکہ اڑاتا اور اس کو ستاتا تھا۔پھر عیسو بھی تھا جو یعقوب سے نفرت کرتا تھا اور اگر خُدا بیچ میں مداخلت نہ کرتا تو وہ اُسے قتل کر دیتا۔نئے عہدنامے میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہوداہ نے یسوع کو پکڑوایا۔جب کہ پہلی صدی کے مذہبی حلقوں نے ابتدائی اِیمانداروں کو برباد کرنے کی کوشش کی۔اس دُنیا کے فرزند جو ابلیس کے قبضہ میں ہیں۔ خُدا کے ان بچوں سے نفرت کرتے ہیں جو رُوح کے تابع ہیں۔

82-1 اس کی پرواہ نہیں کہ ایک مسیحی عوام کے سامنے کتنا ہی راستباز اور دُرست کیوں نہ ہو اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کتنا ہی مہربان کیوں نہ ہو، وہ اچھائی اور نیکی کے سوا اور کچھ نہیں کرتا ہو۔اسے صرف اقرار کرنے دیں کہ مسیح اسکا نجات دہندہ ہے اور رُوح القدس کی نعمتوں کے کام کو بیگانہ زبانوں، نبوت، الٰہی شفا اور معجزات کی صورت میں قبول کرنے دیں تو اسے ردّ کر دیا جائے گا۔اس دُنیا کی رُوح خُدا کی رُوح سے نفرت کرتی ہے اور چونکہ یہ خُداوند کی رُوح پر غالب نہیں آسکتی اس لئے یہ ان برتنوں کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے جن میں سچائی کا رُوح سکونت کرتا ہے۔

82-2 دُکھ اور آزمائش مسیحی زِندگی کا فطری اور عمومی حصہ ہیں۔ان کے متعلق آپ صرف ایک ہی کام کر سکتے ہیں ان سب کو خُدا کے سپرد کر دیں کوئی فیصلہ نہ کریں اور اس کا قطعی فیصلہ خدا پر چھوڑ دیں۔

82-3 ''کہ تو بدوں کو دیکھ نہیں سکتا۔اور جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں اور ہیں نہیں، تو نے انکو آزما کر جھوٹا پایا۔''

اِفسیوں کا اِیمان تھا کہ خُدا کے لوگوں کو پاک ہونا چاہیے۔اس آیت کے مطابق انہوں نے بدن کو بے خمیر رکھنے کا قدم اٹھایا۔بہت ممکن ہے کہ مذہبی برگشتگی شروع ہو چکی تھی۔گناہ کلیسیا میں گھس چکا تھا۔لیکن وہ پولس کے ان الفاظ کے فرمانبردار تھے کہ اپنے درمیان سے بدوں کو نکال دو۔وہ الگ کئے ہوئے لوگ تھے۔وہ دُنیا سے باہر نکل چکے

تھے۔اوراب وہ دُنیا کواپنے اندر گھس آنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ تھے۔وہ کلیسیا میں گناہ کے ساتھ زِندگی گزارنے کے لئے تیار نہ تھے۔پاکیز گی اُنکا محاورہ یا تقریر کا استعارہ ہی نہ تھا بلکہ یہ اِنکی زِندگی کا راستہ تھا۔

83-1 ''اور جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں اور ہیں نہیں تو نے اُن کو آزما کر جھوٹا پایا۔''

میرے خُدایا! یہ کس قدر بے باک بیان ہے۔''جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں تو نے ان کو آزمایا''۔آیا یہ گستاخی نہیں؟ لوگوں کو کیا اختیار ہے کہ وہ ان کو آزمائیں جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں؟ اور وہ انکو کس طرح آزماتے ہیں؟ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔گلتیوں 8:1 میں یہ اس طرح ہے کہ''اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی (پہلے سے ہی) کوئی اور خوشخبری تمہیں سنائے تو ملعون ہو''۔یہ رسُول ہی تھے جو لوگوں کے پاس اصلی کلام کو لے آئے۔اصلی کلام بدل نہیں سکتا حتیٰ کہ ایک نقطہ یا شوشہ تک بھی لاتبدیل ہے۔پولُسؔ جانتا تھا کہ یہ خُدا تھا جس نے اس کے ساتھ کلام کیا۔اس نے اسے کہا کہ''خواہ میں خود ہی آکر ایک اور مکاشفہ پیش کرنے کی کوشش کروں اور جو کچھ میں نے شروع میں کہا کہ اس میں تبدیلی کرنے کی کوشش کروں تو میں بھی ملعون ٹھہروں۔'' آپ نے دیکھا کہ پولُسؔ جانتا تھا کہ اسکا پہلا مکاشفہ درُست ہے۔ خُدا پہلا اور دوسرا مکاشفہ نہیں دے سکتا اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اپنے ذہن کو تبدیل کرتا ہے۔وہ ایک مکاشفہ دے کر اس میں اضافہ کر سکتا ہے جس طرح کہ اس نے باغ عدنؔ کے اندر کیا۔اس نے عورت کی نسل کا وعدہ کیا اور بعد میں اس نے مقرر کیا کہ یہ نسل ابرہاؔم کے ذریعے پیدا ہوگی۔اور پھر بعد ازاں کہا کہ وہ اسی نسب نامے کے ذریعے داؤدؔ میں آئے گی۔لیکن یہ وہی مکاشفہ تھا۔اس نے لوگوں کو صرف زیادہ اطلاع فراہم کی کہ وہ اس کو سمجھ کر قبول کر سکیں گے۔لیکن خُدا کا کلام تبدیل نہیں ہو سکتا۔یہ نسل ٹھیک اسی طرح آئی جس طرح کہ ظاہر کی گئی تھی۔ہیلیلویاہ۔اب دیکھیں کہ وہ جھوٹے رسول کیا کر رہے تھے۔وہ اپنا کلام لے کر آئے۔اِفسسؔ اس کلام سے واقف تھے جو پولُسؔ نے سکھایا تھا۔وہ پولُسؔ کے ہاتھ رکھنے کے باعث رُوح القدس سے معمور تھے۔انہوں نے ان جھوٹے رسُولوں کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا کہ''تم وہ بات نہیں کہہ رہے جو پولُسؔ نے کہی تھی،اس لئے تم جھوٹے رسول ہو۔'' اوہ۔یہ بات میرے دِل کو گرما دیتی ہے۔کلام کے پاس واپس آئیں۔یہ آپ نہیں ہیں جو رسُولوں،نبیوں اور اُستادوں کو آزماتے بلکہ یہ کلام ہے جو اُن کو آزماتا ہے۔ان دِنوں میں لودیکیاؔئی زمانے میں ایک نبی آئے گا اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اصلی اور خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے یا نہیں۔ہاں آپ کو معلوم ہو جائے گا۔اس لئے کہ وہ خُدا کی طرف سے ہوگا تو وہ ٹھیک اسی کلام کے اندر ہوگا جو خُدا نے پولُسؔ کو دیا تھا۔وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے تجاوز نہ کرے گا۔اس آخری زمانہ میں جب بہت سے جھوٹے نبی ظاہر ہونگے۔تو خبردار ہو جائیں اور دیکھیں کہ وہ آپ کو

بتائیں گے کہ آپ ان کو اور ان کی باتوں کو نہ مانیں گے تو آپ گمراہ ہو جائیں گے۔لیکن جب آخری ایام کا نبی منظر پر آئے گا اور اگر وہ حقیقت میں وہی نبی ہوگا تو وہ کہے گا کہ کلام کی طرف پھر و ورنہ آپ گمراہ ہیں۔ وہ کسی ذاتی تفسیر یا مکاشفہ پر عمارت کھڑی نہ کرے گا بلکہ کلام پر۔آمین۔آمین۔

84-1 یہ جھوٹے رسُول پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں جن کا پولُسؔ نے ذِکر کیا ہے۔اس نے کہا''میرے جانے کے بعد وہ آکر اسی طرح کے مکاشفہ کا دعویٰ کریں گے۔لیکن ان کا مقصد آپکی مدد کرنے کی بجائے آپ کو برباد کرنا ہوگا۔''

اعمال 20:27-32 ؛''کیونکہ میں خُدا کی ساری مرضی تم سے پورے طور پر بیان کرنے سے نہ جھجکا۔پس اپنی اور اُس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا رُوح القدس نے تمہیں نِگہبان ٹھہرایا تا کہ خُدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو۔ جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔میں یہ جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے والے بھیڑئے تم میں آئیں گے جنہیں گلہ پر کچھ ترس نہ آئیگا۔اور خود تم میں سے ایسے آدمی اُٹھیں گے جو اُلٹی اُلٹی باتیں کہیں گے تا کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں۔اس لئے جاگتے رہو اور یاد رکھو کہ میں تین برس تک رات دِن آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا۔اب میں تمہیں خُدا اور اس کے فضل کے کلام کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری ترقی کر سکتا ہے۔اور تمام مقدسوں میں شریک کر کے میراث دے سکتا ہے۔''

84-2 یوحنّاؔ بھی ان کے متعلق جانتا تھا۔اس لئے اس نے بھی 1 یوحنّا 4:1 میں کہا کہ''۔۔۔۔بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں''۔مخالفِ مسیح کی وہ رُوح پہلے ہی کلیسیا میں داخل ہو چکی تھی۔اور یہ کلام کے اُلٹ چل کر کام کر رہی تھی یہ سب کچھ اس پہلے کلیسیائی زمانے سے شروع ہوا۔وہ پہلے ہی کلام کا انکار کر رہے تھے اور اب کلام کی جگہ اپنے فلسفے اور عقائد کو قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔یہ مخالفِ مسیح ہے چونکہ یسوعؔ کلام ہے اسلئے مخالفِ کلام ہونا ،مخالفِ یسوعؔ ہونا ہے۔چونکہ رُوح اور کلام ایک ہی ہے اس لئے مخالفِ کلام ہونا مخالفِ مسیح ہونا ہے اگر آپ کلام کے خلاف ہیں تو آپ کو خالفِ مسیح بھی ہونا پڑے گا۔اگر اس کا آغاز ابتدائی کلیسیائی زمانے میں ہوا تو یہ آخر تک بڑھتا رہے گا جب تک کہ وہ پورے طور پر غالب نہ آجائے۔اب جونہی ہم ان کلیسیائی زمانوں پر غور کریں گے تو آپ اسے اسی طرح ہی پائیں گے۔اِفسیوںؔ کے زمانے میں یہ ایک معمولی چیز کے ساتھ شروع ہوا اور ہر کلیسیائی زمانے میں بتدریج بڑھتا اور ترقی کرتا گیا۔جب تک کہ مخالفِ مسیح کے نظام نے پورے طور پر قبضہ نہ لیا اور جھوٹی کلیسیا کے جھوٹے رسولوں نے کلام کو لاخطا ماننے سے انکار کر دیا۔

85-1 چونکہ میں اس بات پر خاصا زور دے رہا ہوں اس لئے میری بات کو غلط سمجھ لینا آسان ہے۔شاید آپ یہ سمجھ

رہے ہیں کہ مخالفِ مسیح یا مخالفِ کلام کی رُوح کا مطلب کلام کو مکمل طور پر چھوڑ کر بائبل کا اِنکار کرنا ہے نہیں جناب۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ جو کچھ یہ ہے اس کو مکاشفہ 19-22:18 میں بیان کیا گیا ہے کہ،

''میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو خُدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس نازل کریگا۔اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خُدا اُس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اسکا حصہ نکال ڈالے گا''۔

یہ محض ایک ہی لفظ کو تبدیل کرنے سے ہوسکتا ہے خواہ اسے نکلا جائے یا بڑھایا جائے۔یہ شیطان کی وہی چالاکی ہے جو اس نے باغِ عدن کے اندر کی۔جو کچھ خُدا نے کہا تھا اس نے صرف ایک ہی چھوٹے سے لفظ کا اضافہ کیا اور چونکہ اس نے ایسا کیا اس لئے یہ موت اور تباہی کو لے آیا۔اِفسس میں یہی کچھ ہو رہا تھا۔صرف ایک ہی لفظ کو نکالا گیا اور دوسرے کو بڑھایا گیا اور یوں مخالفِ کلام مخالف مسیح کی رُوح نے بڑھنا شروع کر دیا۔

85-2 کیا اب آپ اسے سمجھ گئے ہیں۔ایک بار پھر وہی توام، وہی دو درخت جو ایک ہی زمین میں ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ایک ہی خوراک کھا رہے ہیں۔ایک ہی بارش کا پانی پی رہے ہیں۔اور ایک ہی سورج سے مستفید ہو رہے ہیں۔لیکن دونوں کا بیج فرق ہے۔ایک درخت خدا کے کلام کے لئے ہے۔ٹھیک اسی طرح جیسے کہ خدا نے دیا اور یہ اسے پیار کرتا اور اس کی فرمابرداری کرتا ہے۔لیکن دوسرا درخت ایک ایسے بیج سے ہے جو خدا کے کلام کا مخالف ہے جیسے چاہتا ہے اس کو بدل ڈالتا ہے۔یہ خُدا کے سچے اور زندہ کلام کی جگہ عقائد اور رسومات کو قائم کرتا ہے۔ٹھیک جس طرح قائن نے کیا اور بالآخر اس نے ہابل کو قتل کر ڈالا۔لیکن اے چھوٹے گلے مت ڈر۔کلام کے ساتھ کھڑا رہ۔اس کلام کو اپنے اور ابلیس کے درمیان رکھ۔چونکہ حوا ایسا نہ کر سکی اس لئے وہ ناکام ہوگئی اسی طرح جب کلیسیا بھی کلام کو چھوڑ دیتی ہے تو وہ بھی شیطان کی تاریک گہرائیوں میں چلی جاتی ہے۔

85-3 ''اور تو صبر کرتا ہے اور میرے نام کی خاطر مصیبت اٹھاتے اٹھاتے تھکا نہیں'' یہ بالکل وہی بات ہے جو دوسری آیت میں کہی گئی ہے۔لیکن دوسری آیت میں کام، مشقت اور صبر اس کلام کی حفاظت کے لئے ہیں جو ان کے سپرد کیا گیا تھا۔انہوں نے کس طرح مخالفت کا سامنا کیا۔وہ پولُس کے لئے وہ کتنا بڑا سرمایہ تھے۔لیکن اس آیت میں انکی مصیبت آزمائش اور صبر یسوعؔ کے مبارک نام کے باعث تھا۔

86-1 آپ جانتے ہیں کہ یہ کسی طرح بھی حیرت انگیز بات نہیں کیونکہ یہ کلام اور نام ہی ہے جو دشمن کو

ہمارے پیچھے ایک سیلاب کی طرح بہائے لئے آ رہا ہے۔ اس زور آور کلام نے جو الٰہی شفا، نشانوں، عجیب کاموں اور دوسرے طریقوں سے ظاہر ہوا فریسیوں کو سچے ایمانداروں کی موت کے لئے چلا اٹھنے کے لیے مجبور کر دیا اور اب اسی نام کا جس سے یہودی نفرت کرتے تھے ان کی تہذیب مضحکہ اڑا رہی تھی اور یہ سوچ کر ہنستی تھی کہ کیا کوئی شخص اس قدر بیوقوف ہوسکتا ہے جو ایک ایسے آدمی پر ایمان لائے جو مر گیا تھا اور اب زندہ ہو کر آسمان پر بیٹھا ہے۔ چنانچہ یہ تھے وہ مذہبی ایذا رساں یہودی جو اس یسوؔع پر لعنت کر رہے تھے جو اس کے نزدیک ایک جھوٹا مسیح تھا اور یہاں کچھ اور لوگ بھی تھے جو بڑی مسرت کے ساتھ ہنس رہے تھے اور ایک نئے خُدا کے نام کا بڑی طنز کے ساتھ مضحکہ اڑا رہے تھے جو ان کے نزدیک ہرگز خُدا نہ تھا۔

86-2 یہاں کچھ اور بھی ہے جو اس زمانے میں شروع ہوا اور آخری زمانے تک جاری رہے گا اور گہرا اور تاریک ہوتا جائے گا۔ اور وہ یہ کہ لوگ اس نام کا انکار کر رہے تھے۔ یہ افسیوؔں کی اصلی کلیسیا نہ تھی جو ایسا کر رہی تھی۔ نہیں جناب یہ جھوٹے رسول تھے۔ یہ باہر کے لوگ تھے جو اندگھس کر ایمانداروں کو ناپاک کرنا چاہتے تھے۔ اِفسسؔ تو اس نام سے واقف تھے اور اسے پیار کرتے تھے۔ ذرا افسیوں کی کلیسیا کی ابتدا کو یاد کریں۔ ایک چھوٹا گروہ جو مسیح کی راہ دیکھ رہا تھا اس نے ایک نبی کو سنا جو اپنے آپ کو مسیح کا پیشرو کہتا ہے فلسطیؔن کے بیابان میں ظاہر ہوا ہے اور لوگوں کو توبہ کا بپتسمہ دیتا ہے۔ یہ سن کر انہوں نے یوحؔنا کا بپتسمہ لیا۔ لیکن جب پولسؔ ان کے پاس آیا تو اس نے بتایا کہ وہ نبی مر چکا ہے اور یسوؔع آچکا ہے اور اس نے اپنی جان گناہ کی قربانی کے لئے انڈیل دی ہے اور اب رُوح القدس نازل ہو چکا ہے کہ یسوؔع مسیح پر حقیقی ایمان لانے والوں کو معمور کرے۔ جب انہوں نے یہ سنا تو انہوں نے خُداوند یسوؔع کے نام کا بپتسمہ لیا اور جب پولسؔ نے ان پر ہاتھ رکھے تو وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے۔ وہ جانتے تھے کہ کلام کی فرمابرداری اور اس کے نام (خُداوند یسوؔع مسیح) میں بپتسمہ لینے سے کیا مراد ہے اور یوں انہوں نے یہ جانا کہ وہ رُوح القدس سے معمور ہو جائیں گے۔ آپ لوگوں کو تبدیل نہیں کرسکتے بلکہ وہ سچائی سے واقف ہوئے۔ اعمال 7-1:19۔

86-3 وہ نام کی قدرت کو جانتے تھے انہوں نے دیکھا کہ یہ نام اس قدر قوت مند ہے کہ پولسؔ کے بدن کے ساتھ رومال لگا کر ان کو یسوؔع کے نام پر بیمار لوگوں کے پاس بھیجا جاتا تھا کہ وہ ہر طرح کی بیماری سے تندرست ہوں اور بُری رُوحیں نکل جائیں۔ اس نام نے اس قدر عجیب وغریب کام سرانجام دیئے کہ اِفسسؔ کے یہودیوں نے اسے شیطان پر جھاڑ پھونک کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی۔ اعمال 17-11:19،

''اور خُدا پولسؔ کے ہاتھوں سے خاص خاص معجزے دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اُس کے بدن سے

چھو کر بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور ان کی بیماریاں جاتی رہتی تھیں۔ اور بُری رُوحیں ان میں سے نکل جاتی تھیں۔ مگر بعض یہودیوں نے جو جھاڑ پھونک کرتے پھرتے تھے یہ اختیار کیا کہ جن میں بری روحیں ہوں اُن پر خُداوند یسوعؔ کا نام یہ کہہ کر پھونکیں کہ جس یسوعؔ کی پولسؔ منادی کرتا ہے میں تم کو اسی کی قسم دیتا ہوں۔ اور سکوؔا یہودی سردار کاہن کے سات بیٹے ایسا کیا کرتے تھے۔ بری رُوح نے جواب میں ان سے کہا کہ یسوعؔ کو تو میں جانتی ہوں اور پولسؔ سے بھی واقف ہوں مگر تم کون ہو؟ اور وہ شخص جس پر بُری رُوح تھی کود کر ان پر جا پڑا اور دونوں پر غالب آ کر ایسی زیادتی کی یہ وہ ننگے اور زخمی ہو کر اس گھر سے نکل بھاگے۔ اور یہ بات اِفسسؔ کے سب رہنے والے یہودیوں اور یونانیوں کو معلوم ہوگئی پس سب پر خوف چھا گیا اور خُداوند یسوعؔ کے نام کی بزرگی ہوئی۔''

87-1 وہ راستبازی کی زندگی سے جو اس نام کے ساتھ منسلک ہے واقف تھے کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لیتا ہے وہ بدی سے دُور رہے۔ اے خُداوند کے برتن اُٹھانے والو پاک رہو۔ تو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔ یہ اِفسسؔ لوگ مسیحی تھے وہ ایک نام کو اپنائے ہوئے تھے اور وہ نام خرستسؔ (مسیح) تھا جو ان میں خُدا کی رُوح تھا۔ اور وہ ان کے خُداوند کے نام کے تین حصوں میں سے ایک تھا۔

87-2 ''....اور میرے نام کی خاطر مصیبت اُٹھاتے اُٹھاتے تھکا نہیں''۔ یہ ایماندار پولسؔ یا کسی تنظیم کی خاطر مصیبت نہیں اُٹھا رہے تھے۔ وہ کسی پروگرام اور اداروں کے تابع نہ تھے جس کے ذریعے وہ اپنی قدر و قیمت بڑھا سکتے۔ وہ خُداوند کی خاطر کام کرتے تھے۔ وہ اس کے خادم تھے نہ کہ کسی مذہبی تنظیم کے آگے رہن رکھے گئے تھے۔ وہ محض اتوار کو ہی گرجا گھر جا کر یسوعؔ نام کے متعلق باتیں کر کے پھر بقیہ ہفتے میں اسے بھول جانے والے لوگ نہ تھے۔ وہ اس نام کو صرف ہونٹوں سے تعظیم نہیں دیتے تھے۔ نہیں جناب۔ یہ ان کی زندگی تھی جو انہیں عطا کی گئی تھی۔

87-3 جو کچھ بھی انہوں نے کیا وہ یسوعؔ کے نام سے کیا۔ وہ اس کے نام پر کام کرتے رہے اور اگر کبھی وہ اس نام پر کام کرنے سے معزور رہے تھے۔ تو پھر وہ کام کرنے سے ہی باز رہے۔ یہ آسمانی مقاموں کے مسیحی تھے جن کی روش خداوند میں تھی۔

87-4 لیکن جنگلی انگور کا فرقہ جو اس نام کو ناپاک کرنا چاہتا تھا تاریکی میں گھات لگا کر بیٹھے ہوئے بھیڑیئے کی مانند تھا جو اس انتظار میں تھا کہ اندر داخل ہو کر ان کو پھاڑ کھائے۔ لیکن مقدس لوگ امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس کلام اور نام کو تھامے رہے۔

خُدا کی شکایت

88-1 مکاشفہ 2:4 ''مگر مجھ کو تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تُو نے اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دی۔'' اس کو سمجھنے کے لئے آپ کو یہ ضرور ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ رُوح صرف اِفسُس کے اصلی ایمانداروں کے ساتھ ہی نہیں بول رہا۔ یہ پیغام پورے زمانے کے لئے ہے جو تقریباً 120 سال کے عرصے پر محیط ہے اس لئے اسکا پیغام اس زمانے کی تمام نسلوں کے ساتھ ہے۔ تواریخ اپنے آپ کو دُہراتی رہتی ہے۔ اسرائیل کی نسل میں ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک نسل کے درمیان بیداری ہے تو آنے والے آگ کے شعلوں کو ماند پڑتے دیکھتی ہے۔ تیسری نسل میں انگارہ معمولی سا دہکتا ہے لیکن چوتھی پشت میں اصلی شعلے کا نام و نشان تک ہی نہیں رہتا۔ پھر خدا دوبارہ آگ لگاتا ہے لیکن وہی عمل پھر دہرایا جاتا ہے۔ یہ محض اس سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کیا جاتا ہے کہ خدا کے کوئی پوتے پوتیاں نہیں۔ جس طرح جانشینوں جیسی کوئی بات نہیں ویسے ہی نجات بھی وراثت میں نہیں ملتی۔ یہ کلام میں نہیں ہے۔ آپ نئے سرے سے پیدا ہونے والے اصلی ایماندار بن کر شروع کریں لیکن جب اگلی پشت آئے گی تو وہ مزید مسیحی نہ رہے گی بلکہ اس نے اپنے اوپر تنظیمی نام کا لیبل لگایا ہوگا اور اب وہ بپٹسٹ، میتھوڈسٹ وغیرہ بن چکی ہوگی، حقیقت میں وہ یہی کچھ ہیں، وہ مسیحی نہیں ہیں۔ آپ کو خُدا کے ارادے سے پیدا ہونا ہے نہ کہ انسان کے ارادہ سے۔ لیکن یہ تمام بھیڑ اب انسان کے ارادے سے جمع ہو رہی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان میں سے بعض خدا کے ساتھ دُرست نہیں۔ میں ایک منٹ کے لئے بھی ایسا نہیں کہتا۔ لیکن اصلی آگ بجھ چکی ہے اور اب وہ مزید پہلے کی مانند نہیں رہے۔

88-2 خُدا کو خوش کرنے کی ولولہ انگیز خواہش، اسکے کلام کو جاننے کا جذبہ، رُوح میں لوگوں کے پاس پہنچنے کی پکار، سب مدہم پڑنی شروع ہوگئی اور بجائے اس کے کہ کلیسیا خُدا کی آگ سے جلتی، یہ سرد پڑ کر رسمی طریقوں کو اختیار کر بیٹھی ہے۔ یہی کچھ اِفسُس کی کلیسیا میں ہو رہا تھا۔ وہ کچھ ظاہر دار بننے لگے تھے۔ خدا کے ساتھ لگاؤ ختم ہو رہا تھا اور لوگ اس بات کے لئے زیادہ فکرمند نہ تھے کہ خُدا ان کے متعلق کیا سوچتا ہے بلکہ وہ یہ سوچنے لگے کہ دُنیا انکے بارے میں کیا سوچتی ہے۔ یہ دوسری پشت اسرائیل کی مانند ابھر رہی تھی انہوں نے ایک بادشاہ مانگا کہ دوسری قوموں کی مانند ہوں۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو انہوں نے خُدا کو ٹھکرایا۔ لیکن انہوں نے ہر حال میں ایسا کیا۔ یہ کلیسیا کی تواریخ ہے جب یہ خدا کی صورت پر ڈھلنے کی بجائے زیادہ طرح دُنیاوی شکل پر ڈھلنے کی سوچتی ہے تو پھر یہ دیکھنے میں دیر نہیں لگتی کہ وہ ان کاموں کو بند کر دیتی ہے جو وہ شروع میں کرتی تھی۔ انہوں نے اپنا لباس، اپنا رویّہ اور چال چلن کو بدل ڈالا وہ بے پرواہ ہوگئے اور یہی

افسسؔ کے معنی ہیں۔ستانا۔گمراہ ہوئے ہونا۔

89-1 بیداری اور موت کا یہ پہیہ کبھی رُکا نہیں؟ جو کچھ آپ کو کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ آپ خُدا کی گزشتہ تحریک کو جو رُوح میں تھی یاد کریں کہ جب مرد و خواتین مسیحیوں کی طرح لباس پہنتے تھے، وہ گرجا گھر جاتے، ساری رات دعا کرتے گلی کے ایک کونے پر کھڑے ہو کر اور رُوح کے ظہور سے نہ شرماتے تھے۔انہوں نے اپنی فرسودہ مردہ کلیسیاؤں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھروں اور پرانے مال گوداموں کی عمارتوں میں دُعائیں مانگنا شروع کر دیا۔ان کے پاس ایک حقیقت تھی۔ لیکن زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ اُن کے ہاتھ اس قدر پیسہ آ گیا کہ انہوں نے نئے خوبصورت گرجا گھر تعمیر کرنے شروع کر دیئے۔انہوں نے اپنے لئے خُدا کی حمد کرنے کی غرض سے گرجوں میں گانے والی پارٹیوں (کوئیر) کو کھڑا کر دیا۔ انہوں نے کوئیر (choir) کو چوغے پہنا دیئے۔انہوں نے تحریک کو منظّم کیا اور اسے انسان چلانے لگے۔جلد ہی انہوں نے ان کتابوں کو پڑھنا شروع کر دیا جن کو پڑھنا مناسب نہ تھا۔انہوں نے دروازوں کی بلیوں کو کھلا چھوڑ دیا اور بکریوں نے اندگھس کو قبضہ کر لیا۔شادمانی کی للکار جاتی رہی تھی۔رُوح کی آزادی ختم ہو گئی تھی۔اوہ، وہ ظاہر داری سے چلتے رہے لیکن آگ بجھ چکی تھی اور صرف راکھ کی سیاہی تھی جو پیچھے رہ گئی۔

89-2 چند لمحے گزرے میں نے ذِکر کیا تھا کہ یوحناؔ سمجھ چکا تھا کہ خدا سے محبت رکھنا کیا ہے۔جب کلیسیا نے خُدا کی پہلی محبت کو چھوڑنا شروع کیا ہوگا تو محبت کے اس عظیم رسول نے اسے یقیناً دیکھ لیا ہوگا۔

1-یوحنا5:3 میں وہ کہتا ہے کہ ’’۔۔۔ خُدا کی محبت یہ ہے کہ اس کے حکموں (اسکے کلام) پر عمل کریں۔‘‘ کلام سے تھوڑا سا انحراف مسیح سے ایک قدم دور جانا تھا۔لوگ کہتے ہیں کہ وہ خُدا کو پیار کرتے ہیں۔ وہ گرجا گھر جاتے ہیں۔حتیٰ کہ وہ للکارتے، خوشی کرتے، گیت گاتے اور بہت بڑا جذباتی وقت گذارتے ہیں۔لیکن جب یہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے تو پھر دیکھیں کہ آیا وہ کلام میں ہیں۔اس کے مطابق چلتے اور زندگی بسر کرتے ہیں اگر وہ باقی سب طرح کی باتوں میں رہتے ہیں اور پھر کلام میں نہیں چلتے تو وہ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ خُدا سے پیار کرتے ہیں لیکن ان کی زندگیاں کچھ اور ہی کہانی بیان کرتی ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی کہ یوحناؔ نے مرنے سے قبل زیادہ لوگوں کو یہ کہتے نہ سنا کہ وہ خُدا سے محبت رکھتے ہیں لیکن انکی زندگیاں کلام کے مطابق نہ تھیں۔اے اِفسسؔ کی کلیسیا تیرے درمیان کچھ وقوع پذیر ہو رہا ہے۔کوئی کلام کے اندر کچھ بڑھا رہا ہے یا اس میں سے کچھ نکال رہا ہے۔لیکن وہ اس قدر ہوشیاری کے ساتھ یہ کر رہا ہے کہ تو اسے دیکھ نہیں سکتی انہوں نے ابھی اتنی بڑی تحریک نہیں بنائی کہ تو اسے کھلے بندوں دیکھ سکے۔ یہ در پردہ ہے اور وہ اسے انسانی دلائل اور سمجھ کے مطابق لا رہے ہیں۔اور اگر تو اس کا انکار نہ کرے گی تو یہ چھا جائے گی۔ پیشتر اس

کے کہ بہت دیر ہوتو پینتی کوست کی طرف لوٹ جا۔

89-3 لیکن معمول کے مطابق خُدا کی آگاہی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ بیداری کی وہ آگ جو کلام مقدس پر تعمیر شدہ ہے اس قدر عجیب ہے اور رُوح کا ظہور اس قدر مبارک ہے کہ معمولی سا خوف اندر آتا ہے اور ایک دھیمی سے آواز دل میں آہستگی کے ساتھ کہتی ہے کہ ''جو سچائی ہمارے پاس ہے ہم اسکو کس طرح محفوظ رکھیں؟ ہم اس بیداری کو بڑھتا ہوا دیکھنے کے لئے کیا کریں؟'' اسی موقع پر مخالفِ مسیح کی رُوح اندر آ کر آہستگی سے کہتی ہے کہ ''دیکھو اب تم نے سچائی کو پالیا۔ خیال کرو کہ کہیں یہ جاتی نہ رہے۔ جو کچھ تم مانتے اور جو کچھ تمہارا عقیدہ ہے اسکو قائم کر کے ایک تنظیم بنالو اور ان ساری باتوں کو کلیسیائی دستورالعمل میں تحریر کرلو'' اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ وہ منظّم ہو جاتے ہیں۔ وہ کلام میں اضافہ کرتے ہیں۔ اور یوں وہ حوّا کی مانند محض ایک ہی غلط لفظ قبول کرنے کے باعث مر جاتے ہیں۔ صرف کلامِ ہی ہے جو زندگی بخشتا ہے۔ جو کچھ ہم کہتے ہیں (انسانی تعلیم) وہ اہم نہیں ہے لیکن جو کچھ خُدا کہتا ہے (کلامِ خُدا) اس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔

خُدا کا انتباہ

90-1 مکاشفہ 2:5 پس خیال کر کہ تو کہاں سے گرا ہے۔ اور توبہ کر کے پہلے کی طرح کام کر اور اگر تو توبہ نہ کرے گا۔ تو میں تیرے پاس آ کر تیرے چراغدان کو اُس کی جگہ سے ہٹا دونگا۔''

90-2 خُدا ان کو کہتا ہے کہ خیال کرو (یاد کرو)۔ بظاہر ایسے لگتا ہے۔ جیسے وہ کچھ بھول چکے ہیں۔ کوئی بات ان کے ذہن سے نکل چکی ہے، اس لئے وہ ان کو کہتا ہے کہ وہ اپنے ذہنوں کو مقام آغاز کی طرف سے گھمائیں پہلے زمانے کا آغاز پینتی کوست تھا۔

وہ یہاں سے گر چکے تھے۔ وہ اس کے جلال اور خوبی کو بھول چکے تھے۔ یہ پہلے ذہنی طور پر اور بعد میں حقیقی طور پر واپس لوٹنے کا وقت تھا۔ اس مقام پر جانے کی ضرورت تھی جہاں وہ کہہ سکیں کہ ''زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے''۔ اس پاکیزگی کی طرف واپس جانے کی ضرورت ہے جس میں حننیاہ اور سفیرہ جیسے لوگوں کی عدالت کی گئی، واپس اس دروازے کی طرف جو خوبصورت کہلاتا ہے۔ اوہ، یہ کس قدر بے عزتی کی بات ہے کہ خُدا سے دور ہو کر اپنا منہ ان کاموں کی طرف موڑیں جو اسکے نام کو ناپاک کرتے ہیں۔ جو خُداوند کا نام لیتے ہیں، بدی سے دور ہیں اور خُدا کے لئے اپنے ظروف کو پاک رکھیں۔ جو کچھ آپ کسی وقت اپنے دِل دماغ اور زندگی میں تھے۔ اس کی طرف نظر دوڑائیں

اور پھر وہاں تک جائیں۔

90-3 اور واپس جانے کا کونسا راستہ ہے؟ یہ راستہ توبہ کا راستہ ہے۔ اگر ایک گناہ گار کو توبہ کر کے واپس آنا ہے تو نیم گرم یا برگشتہ شخص کو اس سے زیادہ توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ توبہ کریں اور توبہ کے موافق پھل لائیں۔ اسے اپنی زندگی سے ثابت کریں۔ ''اگر تو توبہ نہ کرے گا۔'' خُدا نے کہا ''تو میں تیرے پاس آ کر تیرے چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دونگا۔'' یقیناً۔ کلیسیا جو اس قسم کی حالت میں ہے وہ دُنیا کو روشنی نہیں پہنچا سکتی۔ اس کی روشنی تاریکی میں بدل چکی ہے۔ خُدا ان کے وفادار پیغمبر اور چرواہے کو اُٹھا لیتا ہے اور ان کو انکی اپنی حالت پر چھوڑ دیتا ہے پھر وہ مسیحیت کی باتیں تو کرتے رہتے ہیں لیکن خود اس سے بہت دور ہٹ جاتے ہیں۔

90-4 جلد توبہ کریں۔ جھجکیں نہیں۔ بظاہر اِفسسؔ جھجک رہا تھا کیونکہ اس کی زندگی کی معیاد زیادہ لمبی نہ تھی۔ خُدا کا جلال اس قدر جلدی سے گھٹنا شروع ہو گیا کہ زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ شہر برباد ہو گیا۔ اس کا عظیم الشان مندر کھنڈر کا ڈھیر بن کر رہ گیا زمین پانی کی آبشار کی وجہ سے دلدل بن گئی۔ آبادی ختم ہو گئی ماسوائے چند ایک بے ایمانوں کے جو غلیظ گاؤں میں رہتے تھے۔ وہاں ایک بھی مسیحی باقی نہ رہا۔ چراغدان اپنی جگہ سے ہٹا دیا گیا۔

91-1 اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر اس نے توبہ نہیں کی تو ہم بھی نہ کریں۔ ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ جلد کرنی چاہیے۔ خُدا کے سامنے غم کی حالت میں سچے دل کی پکار ہو تو وہ بحال کرے گا اور جلال دوبارہ آئے گا۔

نیکلیوںؔ کا بیج

91-2 مکاشفہ 2:6۔ ''البتہ تُجھ میں یہ بات تو ہے کہ تُو نیکلیوںؔ کے کاموں سے نفرت رکھتا ہے جن سے میں بھی نفرت رکھتا ہُوں''۔

91-3 نیکلّی کیا تھے؟ انکے متعلق دو خیال ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی جماعت تھی جس کا بانی انطاکیہ کا رہنے والا نو یہودی نیکانورؔ تھا جو یروشلیم کے سات خادموں میں سے ایک تھا۔ وہ بُتوں کی عید منایا کرتے تھے اور ان کا چال چلن نہایت گندہ تھا۔ انہوں نے لوگوں کو سکھایا کہ نفس پرستی کا ماہر ہونے کے لئے ایک شخص کا پہلے اس کے تمام مدارج میں سے گزرنا لازمی ہے۔ فطرتی طور پر انہوں نے ایسی لاپرواہی کے لئے راستہ تیار کر دیا کہ ان کی رسوائی پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی۔ یوں انہوں نے پُرانے عہد نامے کے دو ناموں بلعامؔ اور ایزبلؔ کو اپنے ساتھ وابستہ کر لیا جو اس قسم کے انحراف کی علامت تھے۔ چونکہ بلعامؔ نے لوگوں کو بد اخلاق بنا کر مغلوب کیا تھا اس لئے کہا جاتا ہے کہ نیکانُور نے بھی

ایسا ہی کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس جماعت نے اِفسسؔ میں زور پکڑا اور پرگمنؔ میں پختہ ہوگئی۔

91-4 لیکن اس خیال کی مُشکل یہ ہے کہ یہ دُرست نہیں۔ اس کے متعلق قطعاً کوئی تواریخ نہیں۔ یہ ایک اچھی روایت ہے۔ اس قسم کا نظریہ قائم کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ افسسؔ کی کلیسیاء کو مکمل طور پر ایسا تواریخی بنا دیا جائے کہ اس کی موجودہ دور کے ساتھ کوئی مناسبت نہ رہے۔ یہ سچ نہیں کیونکہ جو کچھ ابتدائی کلیسیاء میں شروع ہوا وہ ہر کلیسیائی زمانے میں جاری رہنا چاہیے جب تک کہ بالآخر خُدا اس کو برکت دے کر سربلند نہ کرے یا ناپاک چیز کی طرح آگ کی جھیل میں برباد نہ کردے۔ یہ روایت اس سبب سے بھی غلط معلوم ہوتی ہے کہ مکاشفہ 2:2 کے مطابق اِفسسؔ کی کلیسیا بدوں کو دیکھ نہ سکتی تھی۔ اس طرح کلیسیا کو ایسے لوگوں کو اپنے درمیان سے نکالنا پڑا ہوگا ورنہ یہ کہنا کون سی عقلمندی ہے کہ وہ بدوں کو دیکھ سکتی تھی۔ چھٹی آیت میں لکھا ہے کہ وہ ان کے کاموں سے نفرت رکھتا ہے۔ اس لئے نیکلیوں کی جماعت اپنے کاموں کو کرنے کی وجہ سے پہلے زمانے کا حصہ بنی رہی۔ کاموں سے نفرت کی جاتی تھی لیکن لوگ کمزور نہ تھے۔ یوں اِفسسؔ کے اندر ہم ایک ایسے بیج کو دیکھتے ہیں جو جاری رہے گا اور تعلیم بن کر ٹھیک آگ کی جھیل کے پاس اندر تک جائے گا۔

92-1 یہ نیکلی کیا تھے؟ یہ لفظ یونانی زبان کے دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ نیکاوُجس کا مطلب ہے مطیع کرنا اور لاؤس کا مطلب ہے عام لوگ۔ دوسرے لفظوں میں ابتدائی کلیسیاء کے اندر کوئی ایسا کام کر رہا تھا جس سے وہ عام لوگوں کو مطیع کر رہا تھا۔ اگر عام لوگوں کو مطیع کیا جا رہا تھا تو لازمی طور پر وہاں کوئی بااختیار شخصیت ہوگی جو ایسا کام کر رہی ہوگی۔

وہ کونسی چیز تھی جو اُس کلیسیاء میں ہو رہی تھی اور خُدا اس سے نفرت کر رہا تھا؟ جو اس وقت ہو رہا تھا اور جواب ہو رہا ہے لفظ نیکلیوںؔ کا ٹھیک یہی مطلب تھا۔ لوگوں کو کسی نہ کسی طریقے سے ایسا تابع کیا گیا تھا جو سراسر خُدا کے منافی تھا۔

92-3 اب جس نکتے پر ہم پہنچنا چاہتے ہیں اس کا حقیقی مطلب حاصل کرنے سے پیشتر میں آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ مذہب (اگر آپ چاہیں تو انہیں روحانی باتیں کہہ لیں) دو چیزوں سے مل کر بنا ہے لیکن دونوں آپس میں اس قدر متضاد ہیں جس طرح کہ کالا اور سفید رنگ۔ مذہبی اور روحانی دُنیا ان دو درختوں سے بنی ہے جن کی جڑیں عدنؔ کے اندر ہیں، زندگی کا درخت اور نیکی اور بدی کی پہچان کا درخت۔ دونوں درخت باغ کے بیچوں بیچ کھڑے تھے اور اس میں شک نہیں کہ ان کی شاخیں ایک دوسرے کے ساتھ لپٹیں ہوئیں تھیں۔ اِفسسؔ کی کلیسیا کے اندر بھی اس قسم کا تضاد تھا۔ کلیسیا اچھے اور بُرے لوگوں سے بنی ہے۔ وہ گیہوں اور کڑوے دانوں کی طرح ہے جو

ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں لیکن ایک حقیقی ہے اور دوسرا جھوٹا۔اب خُدا ہر ایک کے ساتھ کلام کرے گا اور وہ ہر ایک کے متعلق کلام کرے گا وہ ان کو کلیسیا کہے گا۔لیکن صرف برگزیدہ ہی جانیں گے کہ حقیقی رُوح کونسی ہے۔یہ صرف برگزیدہ ہی ہوں گے جو دھوکہ نہ کھائیں گے۔متی 24:24 ’’کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہوتو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں گے‘‘ اس لئے شروع میں ابتدائی کلیسیاء کے اندر (پینتی کوست کے بہت ہی تھوڑے عرصے کے بعد) جھوٹے انگور نے اپنے آپ کو حقیقی انگور کے اردگرد لپیٹنا شروع کر دیا اور ہم نیکلیوں کے ان کاموں کو پاتے ہیں اور اُس رُوح کو حقیقی روح کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتے ہوئے دیکھا جائے گا جب تک کہ خُدا اسے برباد نہ کردے۔کیا آپ اسے سمجھ گئے ہیں؟

92-4 بہت اچھا۔اب اُس کلیسیا کی روحانی فضاء کیا تھی؟ وہ اپنی پہلی محبت چھوڑ چکی تھی۔خُدا کے کلام کی پہلی محبت چھوڑنے سے معلوم ہوتا ہے جیسے یہ اپنی اصلی حالت سے گر چکی ہے جو کہ پینتی کوست تھی۔سادہ زبان میں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کلیسیا رُوح القدس کی رہنمائی اور تسلط سے دور کئے جانے کے خطرے میں تھی۔یہ بالکل ویسے ہی ہوا جس طرح موسیٰ کے ساتھ ہوا جب وہ بنی اسرائیل کو ملک مصر سے نکال کر لایا۔خُدا کا طریقہ یہ تھا کہ ان کی رہنمائی آگ کے ستون،انبیانہ کلام،معجزات،نشانوں اور عجیب کاموں کے ذریعے کرے۔یہ کام خُدا کے چنے ہوئے،مقرر کئے ہوئے،آراستہ اور بھیجے ہوئے لوگوں کے وسیلے سے سرانجام دیا جانا تھا تا کہ تمام لشکر رُوح القدس کی تحریک کے ماتحت ہو۔لیکن ان لوگوں نے بغاوت کی اور انہوں نے ایک خاص منظّم طریقے سے چلنے کا تقاضہ کیا۔پھر انہوں نے ایک بادشاہ مانگا اور انہوں نے مکمل طور پر دُنیا کی طرح بننا چاہا اور یوں وہ مکمل طور پر برگشتگی میں چلے گئے۔پہلا کلیسیائی زمانہ ٹھیک اسی طرح شروع ہوا اور یہ خراب سے خراب تر ہوتا گیا۔جب تک کہ رُوح القدس کو مکمل طور پر ٹھکرایا نہ گیا کہ خُدا ان کو نیست و نابود کردے۔

93-1 اب دیکھیں کہ ابتدائی کلیسیاء میں یہ کس طرح شروع ہوا۔اس وقت اس کو ’’کام‘‘ کہہ کر پکارا گیا پھر یہ ایک تعلیم بن گیا یہ ایک معیار بن گیا۔یہ ایک ایسی راہ بن گیا جس میں کوئی لچک نہ تھی۔بالآخر اس نے قبضہ کرلیا اور خُدا کو ایک طرف دھکیل دیا۔آہ۔یہ کس قدر معمولی طور پر خاموشی اور بے ضرر طریقے سے شروع ہوا۔یہ اس وقت تو بہت اچھا اور خوبصورت معلوم ہونے لگا لیکن بعد میں اس نے اپنی گرفت کو اس قدر مضبوط کرلیا کہ ایک بہت بڑے سانپ کی طرح سانس کو اُوپر کھینچا اور کلیسیا کے اندر جو رُوحانیت تھی اس کو فنا کر ڈالا۔اوہ۔جھوٹے انگور کا وہ درخت چالاک ہے۔جب تک یہ آپ پر قبضہ نہیں کرلیتا یہ نورانی فرشتہ کی مانند ہے۔یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں پیشوائی پر ایمان

رکھتا ہوں۔لیکن میں کسی انسان کی قیادت یا پیشوائی کو نہیں مانتا۔ میں رُوح القدس کی پیشوائی پر جو کلام کے ذریعے ملتی ہے ایمان رکھتا ہوں۔ میں یہ بھی ایمان رکھتا ہوں کہ خُدا نے کلیسیا میں لوگوں کو مقرر کیا ہے ایسے لوگوں کو جو رُوح کے حامل ہیں اور وہ کلیسیاء کو ضابطے میں رکھیں گے۔ میں اس پر اِیمان رکھتا ہوں۔ میں اس پر بھی یقین رکھتا ہوں کہ کلیسیا پر ایسے لوگ حکومت کرتے ہیں جن کو خُدا نگہبانی کے لئے بھیجتا ہے لیکن یہ حکومت خُدا کے کلام کے ذریعے ہے یوں یہ انسان نہیں جو اس پر حکومت کرتے ہیں بلکہ خُدا کا رُوح ہے۔ کیونکہ کلام اور رُوح ایک ہیں۔

عبرانیوں ۔13:7 ''جو تمہارے پیشواء تھے اور جنہوں نے تمہیں خُدا کا کلام سُنایا انہیں یاد رکھو اور ان کی زندگی کے انجام پر غور کر کے ان جیسے اِیماندار ہو جاؤ''۔

93-2 لیکن پیچھے دیکھیں کہ ان دنوں میں کیا ہوا۔ جھوٹے انگور کا درخت اپنی گرفت مضبوط کر رہا تھا اور یہ سکھا رہا تھا کہ اِنسان کی پیشوائی درست ہے۔ اس نے سکھایا کہ کلیسیا پر راج کرنا بہت ضروری ہے اس نے لوگوں پر تسلط جمانا تو سیکھا یا لیکن بجائے اس کے کہ وہ اسے خُدا کے طریقے کے مطابق کرتے، انہوں نے صرف اختیار کو حاصل کیا اور تمام روحانی قوت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور ایسی پاک کہانت کی صورت میں لوگوں کے سامنے آئے جو خُدا اور انسان کے درمیان کھڑی ہے۔ وہ ٹھیک ہارونؔ کے کہانتی نظام کے پاس واپس گئے۔ چونکہ انہوں نے خُدا کو درمیانی تسلیم کرنا چھوڑ دیا اور خود اپنے آپ کو درمیانی بنا بیٹھے اس لئے وہ مخالفِ مسیح بن کر رہ گئے۔ خُدا کو اس سے نفرت تھی۔ اِفسیوں نے اس بات سے نفرت کی اور ہر حقیقی ایماندار بھی اس سے نفرت رکھے گا۔ اگر ان تمام کلیسیائی زمانوں میں ہم اسے نہیں دیکھ سکتے تو ہم بہت کوتاہ نظر ہیں اور اب تو اس کا حال ان تمام زمانوں سے بھی برا ہے۔ جو کچھ یہ تھا وہ ایک تنظیم تھی۔ اس نے لوگوں کو الگ الگ کر دیا۔ خُدا کے لوگوں کو ایک ہونا چاہیے۔ ایک ہی رُوح کے وسیلہ سے ان سب نے ایک بدن ہونے کا بپتسمہ لیا اور ہر ایک کو رُوح القدس کی تحریک کے ساتھ چلنا اور خُدا کی پرستش میں شریک ہونا چاہیے تھا۔ لیکن لوگ فضیلت چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے قبضہ کر لیا اور بشپ، آرچ بشپ بن گئے۔ یوں یہ لقب استعمال کرنے کی وجہ سے انہوں نے کلام کو بالائے طاق رکھ کر اپنی تعلیم سکھانی شروع کر دی۔ ان کو ایسے لوگ مل گئے جو ان کی تابعداری کرنے لگتے حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا کہ ان کی عبادت کا طریقہ ابتدائی دِنوں کے ساتھ جو پینتکوست کے بعد تھے قطعاً مناسبت نہ رکھتا تھا۔ یہ دن رسولی جانشینی کی ابتداء تھے۔ رسولی جانشینی کے بعد بچانے والے فضل کی جگہ ''کلیسیائی ممبر شپ'' کا آسان اور فوری قدم اٹھایا گیا۔ کلام کو ایک عقیدے کی صورت میں گھٹا دیا گیا اور مخالفِ مسیح اپنی رُوح کے ذریعے کلیسیا پر غلبہ پانے لگا۔

94-1 آج اس کی طرف دیکھیں۔ اگر آپ اعمال 2:4 کو دیکھیں تو جس طرح بعض لوگ کرتے ہیں آپ اسے اسی طرح پڑھیں کہ ''جب پینتکوست کا دن آیا تو ایک کاہن بسکٹ کی ٹکیہ لئے ہوئے آیا اور کہنے لگا کہ، اپنی زبان باہر نکالو، اوراس نے بسکٹ کو اس کی زبان پر رکھ دیا اور مے کو خود پی کر کہا کہ اب تمہیں رُوح القدس مل گیا ہے''۔ کس قدر نا قابل یقین بات ہے؟ ٹھیک اسی طرح سے نیکلیوںؔ کا فرقہ آیا۔ وہ کہتے ہیں ''اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ خُدا کا کلام کیا کہتا ہے۔ آپ اسے نہیں سمجھ سکتے۔ ہمیں آپ کے لئے اس کا ترجمہ کرنا پڑے گا۔ مزید یہ کہ بائبل کی تکمیل نہیں ہوئی۔ اس میں وقت کے ساتھ تبدیلی آنی چاہیے اور ہم آپ کو بتائیں گے کہ تبدیلیاں کیا ہیں''۔ جو کچھ وہ پُرزور طریقے سے کہتے ہیں وہ کس طرح خدا کے کلام کے اُلٹ ہے کہ'' خُدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا''۔ وہ یہ الفاظ اس وقت کہتے ہیں جب سچائی کے بارے میں کچھ اختلاف ہو۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن خُدا کا کلام ہرگز نہ ٹلے گا۔ چنانچہ انسان لوگوں کی رہنمائی کرنے لگا اور جو کچھ وہ نہیں تھے وہ اپنے آپ کو وہی سمجھنے لگے۔ وہ اپنے آپ کو وِکر (قائم مقام) سمجھنے لگے لیکن درحقیقت وہ مخالفِ مسیح ہیں۔

94-2 یہاں ایک اور غمناک کہانی ہے اور یہ پانی کے بپتسمے کی کہانی ہے۔ یسوعؔ کے دنوں میں اور پینتی کوست کے بعد لوگوں کو پانی میں غوطہ دیا جاتا تھا۔ اس کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ تعلیم یافتہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ ان دِنوں پانی کے چھوٹے چھوٹے گڑھے ہر جگہ آسانی سے پائے جاتے تھے اس لئے وہ ان پر صرف پانی گرایا کرتے تھے اور یوں جب ان پر پانی گراتے ہیں تو وہ اسے باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام پر گراتے ہیں جیسے کہ وہ تین القاب تین نام تھے اور ایک خُدا کی بجائے تین خُدا تھے۔ لیکن آپ اس تنظیم میں رہ کر خُداوند یسوعؔ مسیح کے نام پر غوطے کے بپتسمے کی منادی کی کوشش کریں تو آپ کو باہر نکال دیا جائے گا۔ آپ ان کے درمیان رہ کر خُدا کی رہنمائی کے مطابق چل ہی نہیں سکتے۔ یہ ناممکن ہے۔

95-1 پولسؔ ایک ایسا نبی تھا جو رُوح القدس کا سکھایا ہوا تھا۔ اگر پولسؔ نے یسوعؔ مسیح کے نام پر بپتسمہ دیا اور کہا کہ اگر کوئی اس کی منادی کے برعکس کرے تو ملعون ہو تو پھر یہ جاگ اُٹھنے کا وقت ہے اور دیکھیں کہ کلیسیا مزید رُوح القدس کے اختیار میں نہیں رہی بلکہ یہ نیکلیوں کے اختیار میں جا چکی ہے۔

اعمال 30-20:27 '' کیونکہ میں خُدا کی ساری مرضی تم سے پورے طور پر بیان کرنے سے نہ جھجکا۔ پس اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا رُوح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ خُدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے والے بھیڑیے تم میں

آئیں گے جنہیں گلہ پر کچھ ترس نہ آئے گا اور تم میں سے ایسے آدمی اٹھیں گے جو اُلٹی اُلٹی باتیں کہیں گے تاکہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں‘‘۔

95-2 پولسؔ نے اسے آتے دیکھا۔لیکن اس نے ان کو اس چالاک کہانت کے متعلق جو آکر اپنی غلط تعلیمات کے ساتھ چھانے والی تھی خبردار کیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ایک ایسی راہ اختیار کریں گے جو لوگوں کو روح القدس کی خدمت سے محروم کردے گی۔حتیٰ کہ ان دنوں میں بھی جو لوگ آزاد اور رُوح سے معمور ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے درمیان بھی عام آدمیوں کے لئے کوئی آزادی نہیں ہے اور بہترین چیز جو ہم دیکھ سکتے ہیں وہ صرف محدود ہے۔ چند مناد ہیں جو ابھارنے والی منادی کرتے ہیں جب کہ گلہ وہاں بیٹھ کر اس کو جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ پولسؔ کی طرف سے بہت پہلے ہی آگاہ کیا جا چکا تھا اس نے کہا کہ جب تم جمع ہوتے ہو تو ہر ایک کے پاس رُوح کی رہنمائی ہوتی ہے اس لئے سب مل کر روحانی عبادت میں شریک ہوا کرو۔

95-3 لیکن منظّم جماعت نے اس کو نہ ہی کلام اور نہ ہی تواریخ سے سیکھا ہے۔ جب کبھی بھی رُوح القدس کا نزول ہوا اور لوگ آزاد ہوئے تو تھوڑے ہی عرصے کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو دوبارہ انہی باتوں میں باندھ لیا جن سے وہ باہر نکلے تھے۔ جب لوتھرؔ، کیتھولک نظام سے باہر نکلا تو لوگ کچھ عرصہ کے لئے آزاد رہے لیکن جب وہ فوت ہو گیا تو لوگوں نے لوتھرؔ کے اعتقاد کو منظّم کر لیا اور اپنے خیالات اور عقائد کو مقرر کرنا شروع کر دیا اور ہر اس شخص کو جو ان کی بات کے برعکس کچھ کہتا تھا باہر نکال دیا۔ وہ صرف معمولی سے فرق کے ساتھ کیتھولک نظام میں ہی واپس چلے گئے اور ٹھیک آج کے دن تک لوتھرن پھر اسی مقام پر جانے کے لئے تیار کھڑے ہیں

95-4 اور ہاں۔ مکاشفہ 17 باب میں اس کسبی کی بہت سی بیٹیاں ہیں۔ یہ بیٹیاں بالکل اپنی ماں کی طرح ہیں۔ وہ کلام کو بالائے طاق رکھ کر خُدا کے رُوح کے کاموں کا انکار کرتے اور عام لوگوں کو محکوم بنا کر ان کے لئے خُدا کی پرستش کرنا ناممکن بنا دیتے ہیں جب تک کہ وہ ان کے اور ان کے نمونے کے مطابق نہیں کرتے جو شیطان کی طرف سے بے اِیمانی کے خاکے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔

96-1 ہم رُوحانی طور پر کہاں ہیں؟ ہم تاریکی کے بیابان میں ہیں۔ہم پہلی کلیسیاء سے کتنی دور بھٹک گئے ہیں۔اب پینتکوست سامنے نظر آ رہا ہے اور کلام حاصل نہیں کیا جا سکتا رسولوں کی جانشینی کا سلسلہ جو آج کل عام ہے کلام میں نہیں پا یا جاتا۔ یہ انسان کی اختراع ہے۔اس نے اس سچائی پر ناجائز طور پر سبقت حاصل کر لی کلیسیاء میں انسان نے نہیں بلکہ خدا نے رہنما مقرر کئے ہیں۔ پطرسؔ تو کبھی بھی رومؔ میں نہیں گیا تھا تو بھی لوگ جھوٹ بولتے اور کہتے ہیں کہ وہ گیا تھا۔

تاریخ ثابت کرتی ہے کہ وہ نہیں گیا تھا۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو تاریخ کو پڑھتے ہیں لیکن اپنے شانوں کو اُچکا کر جھوٹ کو ماننے کے لئے واپس جاتے ہیں۔ آپ کلام میں ''مسیح کا قائم مقام'' ('vicar of Christ') کہاں پاتے ہیں؟ جب کہ کوئی بھی اس (مسیح) کی جگہ نہیں لے سکتا۔ تو بھی ایسا ہوتا آ رہا ہے اور لوگ اس کو قبول کر رہے ہیں۔ یہ کہاں ہے کہ خُدا اضافی مکاشفے کو قبول کرتا ہے۔ خاص طور پر جو پہلے دیا گیا ہے اس کے برعکس؟ تو بھی وہ اسے قبول کرتے اور اس پر تکیہ کرتے ہیں۔ آپ کہاں روحوں کے پاک ہونے کی جگہ دیکھتے ہیں؟

آپ پاک ماس کہاں پاتے ہیں؟ آپ جہنم سے آزاد ہونے کے لئے پیسہ دینا کہاں دیکھتے ہیں؟ یہ کلام کے اندر نہیں ہے لیکن لوگوں نے اسے اپنی کتاب میں لکھ کر لوگوں پر قبضہ کر لیا اور ان کو خوفزدہ کر کے ان پر حکومت کر رہے ہیں۔ آپ یہ کہاں دیکھتے ہیں کہ کسی انسان کو گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے گویا کہ وہ خُدا ہے؟ ''پھاڑنے والے بھیڑیئے'' کہنا ان کے لئے مشکل سے ہی سخت لفظ ہو سکتا ہے جو ہم ان کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ نیکلی۔ تنظیم۔ انسان پر انسان حاکم۔

96-2 خُدا کے پاس واپس آئیں۔ پیشتر اس کے کہ بہت دیر ہو جائے۔ توبہ کریں۔ نوشتہء دیوار دیکھیں۔ یہ عدالت کا فیصلہ لکھ رہا ہے۔ جس طرح کہ مقدس برتنوں سے کی گئی اور خُدا کا قہر ٹوٹ پڑا۔ اسی طرح مقدس کلام کی بے حرمتی کی جا رہی ہے اور رُوح رنجیدہ ہو گیا۔ اب عدالت دروازے پر ہے۔ توبہ کریں۔ توبہ کریں پینتکوست کی طرف واپس لوٹئے، روح القدس کی رہنمائی میں چلنے کے لئے واپس جایئے، کلام کی طرف واپس مڑیئے۔ کیوں کہ تم کس لئے ہلاک ہو گے؟

رُوح کی آواز

96-3 مکاشفہ 2:7 ''جس کے کان ہوں وہ سنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے میں اُسے زندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فِردوس میں ہے پھل کھانے کو دونگا''

96-4 ''جس کے کان ہوں وہ سنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔'' ہو سکتا ہے کہ لاکھوں لوگ یہ کلام پڑھیں گے یا سنیں گے لیکن کتنے اس کی طرف دھیان دیں گے؟ یہ ہم نہیں جانتے۔ لیکن جو اس پر کان لگائے گا اور سچائی کے کلام کو جاننا چاہے گا تو خُدا کا رُوح اسے روشن کر دے گا۔ اگر آپ کے کان کلام کیلئے کھلے ہیں تو خُدا کا رُوح آپ کیلئے کلام کو حقیقت بنا دیگا۔ یہ رُوح کا کام ہے۔ میں آپ کو سچائی کی تعلیم دے سکتا ہوں، لیکن اگر آپ اسے سننے کے لئے اپنے کان

نہیں کھولتے اور آپ کا دِل اسے قبول نہیں کرتا تو آپ مکاشفہ نہیں پا سکتے۔

97-1 اب غور کریں یہاں لکھا ہے کہ رُوح کلیسیاؤں سے ہم کلام ہے ۔ یہاں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے نہ کہ واحد۔ رُوح القدس نے محض اِفسسؔ کی مقامی کلیسیا کے لئے یوحنّا سے نہیں لکھوایا اور نہ ہی صرف ابتدائی زمانے کے لئے ، یہ تمام کلیسیائی زمانوں کے لئے ہے۔ لیکن یہ ابتدائی کلیسیا ہے اور اس لئے یہ پیدایش کی کتاب کی مانند ہے۔ پیدائش میں جب بھی کسی چیز کا آغاز ہوا تو وہ تمام کلامِ مُقدس میں حقیقی رہا اور بالآخر مُکاشفہ پر اختتام پذیر ہوا۔ اس طرح سے اس کلیسیا کا آغاز اعمال میں ہوا جو کہ خُدا کا تمام زمانوں کے لئے ابتدائی منصوبہ ہے جب تک کہ وہ لودیکیائیؔ زمانے میں ختم نہ ہو جائے۔ اس پر احتیاط سے نظر کریں۔ ہر ایک زمانہ توجہ کرے، جو کچھ ہو رہا ہے یہ محض آغاز ہے۔ وہ ننھا درخت جو لگایا گیا تھا اب نشو و نما پانے کو ہے۔ اسکی نشو و نما زمانوں پر محیط ہے یسوعؔ کی آمد تک ہر زمانے کے تمام مسیحیوں کے لئے ایک پیغام ہے۔ جی ہاں کیونکہ یہ رُوح کا فرمان ہے۔ آمین۔

وعدہ کیا ہوا انعام

97-2 مکاشفہؔ 7:2 ''جو غالب آئے اسے میں زندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فِردوس میں ہے پھل کھانے کو دونگا،، یہ تمام زمانوں میں سے اُن سب کے لئے جو غالب آئے مستقبل کا انعام ہے۔ جب آخری لڑائی کے لئے پُکار سنائی دی۔ اور جب ہماری فوج لڑائی ختم کر چکی تب ہم تا ابد خُدا کے فردوس میں آرام کریں گے۔ اور ہمارا ابدی حصہ زندگی کا درخت ہوگا۔

زِندگی کا درخت

97-3 کیا منادی کیلئے یہ خوبصورت موضوع نہیں ہے؟ اس کا ذکر تین مرتبہ پیدایش کی کتاب میں اور تین مرتبہ مکاشفہ میں کیا گیا ہے۔ ان تمام چھ مقاموں پر یہ درخت اسی چیز کی تشبیہ ہے۔

97-4 ۲ لیکن زندگی کا درخت کیا ہے؟ اچھا سب سے پہلے ہمیں علم ہونا چاہے کہ درخت بذاتِ خود کیوں کھڑا ہے۔

گنتی۔24:6 میں جیسا کہ بلعامؔ نے اسرائیل کے بارے میں بیان کیا۔ اس نے کہا'' وہ خُدا کے لگائے ہوئے عود کے درخت تھے'' درخت تمام کلام مقدس میں اشخاص کی طرف اشارہ ہے۔ جیسے زبور 1 میں حیات کے درخت کو زندگی کا شخص ہونا چاہیے اور وہ یسوعؔ ہے۔

97-5 باغِ عدن کے درمیان دو درخت تھے ان میں سے ایک حیات کا درخت اور دوسرا نیک و بد کی پہچان کا درخت تھا۔ اِنسان کو زندگی کے درخت کے ساتھ رہنا تھا،لیکن اسے دوسرے درخت کو چھونے کی اجازت نہ تھی نہیں تو وہ مر جائیگا۔لیکن انسان دوسرے درخت کے ساتھ شریک ہوگیا اور جب اس نے ایسا کیا تو اس کے گناہ کی وجہ سے موت اس میں داخل ہوگئی۔اور وہ خُدا سے جدا ہو گیا۔

98-1 جو درخت عدن میں تھا وہ درخت جو زندگی کا منبع تھا یسوع تھا۔یوحنا 6 تا 8 باب یسوع اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کا سر چشمہ قرار دیتا ہے۔اس نے اپنے آپ کو آسمانی روٹی کہا۔اس نے اپنا آپ دیتے ہوئے کہا،کہ جو کوئی اس میں سے کھائے گا ہرگز نہ مرے گا۔اس نے دعویٰ کیا کہ وہ ابرہام کو جانتا ہے اور وہ ابرہام سے پہلے تھا۔اس نے نبوت کی کہ وہ انہیں زِندگی کا پانی دے گا،جو کوئی اس کو پئے گا،دوبارہ کبھی پیاسا نہ ہوگا بلکہ ابد تک جیئے گا۔اس نے اپنے آپ کو ''مہیب'' میں ہوں۔ظاہر کیا۔وہ زندگی کی روٹی،زندگی کا سر چشمہ،ابد آلا باد اور حیات کا درخت ہے،وہ باغِ عدن کے درمیان دوبارہ واپس آ گیا تھا۔جیسے کہ وہ خُدا کے فردوس کے درمیان ہوگا۔

98-2 کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ باغ کے یہ دونوں درخت خُدا کے لگائے ہوئے دوسرے درختوں کی طرح دو درخت تھے۔لیکن محتاط طالب علم یہ جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔جب یوحنا اصطباغی نے پکارا کہ تمام درختوں کی جڑوں پر کلہاڑا رکھا ہے۔وہ عام قدرتی درختوں کی بات نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ رُوحانی بنیادوں پر 1 یوحنا 5:11 میں لکھا ہے۔''اور وہ گواہی یہ ہے کہ خُدا نے تمہیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے''یسوع نے یوحنا 40: 5 میں کہا۔'' پھر بھی تم زندگی پانے کیلئے میرے پاس نہیں آنا چاہتے۔خُدا کا کلام صاف اور واضح طور پر گواہی دیتا ہے۔کہ ہمیشہ کی زندگی بیٹے میں ہے''۔کہیں پر
نہیں ہے۔1 یوحنا 12 :5 ''جس کے پاس بیٹا ہے۔اُس کے پاس زندگی ہے۔اور جس کے پاس خُدا کا بیٹا نہیں۔اُس کے پاس زندگی بھی نہیں''۔اب یہ شہادت تبدیل نہیں ہوسکتی۔اسے نہ تو بڑھایا اور نہ ہی گھٹایا جاسکتا ہے۔گواہی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بیٹے میں زندگی ہے یہی وجہ ہے کہ باغ عدن میں موجود درخت یسوع ہونا چاہیے۔

98-3 ٹھیک ہے۔اگر زندگی کا درخت ایک شخص ہے۔تو نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی ایک شخص ہے۔اس کے علاوہ یہ کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔اس طرح سے راست اور ناراست باغ عدن کے درمیان ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ کھڑے ہیں۔حزقی ایل 8:13 ''تو (شیطان) عدن میں باغ خُدا میں رہا کرتا تھا۔''

98-4 اسی مقام پر ہمیں 'سانپ کی نسل' کا درست مکاشفہ ملتا ہے۔یہیں پر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ درحقیقت

باغ عدن میں کیا وقوع ہوا تھا۔ کلام کہتا ہے کہ سانپ نے حوا کو بہکایا دراصل سانپ نے اسے گمراہ کیا۔ پیدائش 3:1 میں لکھا ہے۔ ''اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جنکو خُداوند خُدا نے بنایا تھا چالاک تھا''۔ یہ حیوان انسان سے اس قدر مشابہ تھا (پھر بھی وہ خالصاً حیوان تھا) کہ وہ گفتگو کرسکتا تھا اور بحث کرسکتا تھا۔ وہ ایک اعلیٰ مخلوق تھا اور کسی حد تک چمپینزی اور انسان کے اس قدر قریب تھا کہ اس کا تخم عورت سے ملاپ کے نتیجے میں اسے حاملہ کرسکتا تھا۔ جب یہ ہوا تو خُدا نے سانپ کو لعنت دی۔ اس نے سانپ کے جسم کی ہر ہڈی کو تبدیل کردیا تاکہ اسے سانپ کی طرح رینگنا پڑے۔ سائنس چاہے تو کوشش کرسکتی ہے۔ لیکن کھوئی ہوئی کڑی کو تلاش نہیں کرسکتی۔ خُدا نے اُسے دیکھا۔ انسان چالاک ہے، اور وہ انسان کا حیوان کے ساتھ تعلق قائم کرسکتا ہے۔ اور وہ اس اظہار سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں کچھ اظہار نہیں۔ لیکن انسان اور حیوان گھل مل گئے۔ یہ خُدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ جو پوشیدہ رہا۔ لیکن یہاں یہ منکشف ہوگیا۔ یہ عدن کے درمیان وقوع پذیر ہوا جب حوا نے زندگی سے دور ہو کر موت کو قبول کرلیا۔

99-1 غور کریں خُدا نے باغ میں انہیں کیا کہا۔ پیدائش 3:15 ''اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔'' اگر ہم کلام پر توجہ دیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت کی نسل ہے، تو سانپ کی بھی یقیناً نسل ہونی چاہیے۔ اگر عورت کی نسل انسانی بچہ تھا جو مرد کا حصہ نہیں تھا۔ تب سانپ کی نسل کو بھی اسی طریق پر ہونا چاہیے۔ یعنی یہ کہ ایک اور مرد کو بغیر انسانی نر کے پیدا ہونا چاہیے۔ کوئی ایسا طالب علم نہیں ہے۔ جو یہ نہیں جانتا کہ مسیح جو عورت کی نسل سے تھا۔ بغیر انسانی مباشرت کے، خُدا کے وسیلہ سے پیدا ہوا۔ اس کی اس طرح صحیح سمجھ آتی ہے کہ سانپ کے سر کو کچلنے کی پیشن گوئی، جو کچھ مسیح نے صلیب پر شیطان کے خلاف کیا درحقیقت اس نبوت سے ہے۔ صلیب پر مسیح شیطان کے سر کو کچلے گا۔ جب کہ شیطان خُداوند کی ایڑی پر کاٹے گا۔

99-2 نوشتہ کا یہ حصہ ایک بھید ہے کہ کیسے صحیح معنوں میں سانپ کے بیج کو زمین میں بویا گیا تھا۔ جیسے لوقا 26-1:25 آیات میں اس بیان کی صحیح عکاسی ہوتی ہے کہ کس طرح عورت کی نسل انسانی مرد کی مباشرت کے بغیر جسمانی صورت میں ظاہر ہوئی۔

''چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خُدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا، ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔ جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی۔ اور اس کنواری کا نام مریم تھا۔ اور فرشتہ نے اُس کے پاس اندر آکر کہا۔'' سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے خُداوند تیرے ساتھ ہے۔ وہ اس کلام

سے بہت گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔فرشتہ نے اس سے کہا،اے مریمؔ! خوف نہ کر کیونکہ خُدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اُس کا نام یسوعؔ رکھنا۔وہ بزرگ ہوگا اور خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا۔اور خُداوند خُدا اس کے باپ داؤدؔ کا تخت اسے دے گا۔اور وہ یعقوبؔ کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا۔اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔مریمؔ نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا۔جب کہ میں مرد کو نہیں جانتی۔اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا! رُوح القدس تجھ پر نازل ہوگا۔اور خُدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔اور اس سبب سے وہ مولُودِ مقدس خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔''

جیسا کہ عورت کی نسل سے صحیح معنوں میں خُدا نے اپنے آپ کو جسم میں پیدا کیا اور سانپ کی نسل حقیقتاً ایک راستہ ہے جو شیطان نے تلاش کیا تا کہ وہ اپنے آپ کو نسلِ انسانی میں داخل کر سکے۔یہ شیطان کے لئے ناممکن تھا (کیونکہ اسے صرف رُوح بنایا گیا) کہ جس طرح خُدا نے اپنے آپ کو بنایا۔اسی انداز سے وہ اپنے آپ کو پیدا کر سکے۔پیدایش کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح اس نے اپنا بیج پیدا کیا۔اور کس طرح اپنے آپ کو نسل انسانی سے متعارف کروایا یا شمولیت اختیار کی۔اور یہ بھی یاد رہے کہ شیطان 'سانپ' کہلاتا ہے۔جس کی ہم بات کر رہے ہیں یہ اس کا بیج ہے جو نسل انسانی میں داخل ہوا ہے۔

100-1 آدم سے قبل حوّا کو شہوت سے شناسائی تھی۔اور سانپ کو اس سے پہلے اسکا علم تھا۔اور اس سے قائنؔ پیدا ہوا۔قائنؔ (اکیلا) اُس ''شریرؔ'' سے تھا۔1 یوحنا 3:1 روح القدس یوحنا میں ہو کر ایک مقام پر آدم کو 'شریرؔ' (کیونکہ اگر وہ قائنؔ کو پیدا کرتا تو وہ خود یہ ہوتا) جبکہ دوسری جگہ آدم کو خُدا کا بیٹا نہ کہتا۔جو کہ وہ تخلیق ہی سے تھا۔لوقا 3:38 میں قائنؔ کا کردار اپنے باپ جیسا ہو گیا۔یعنی موت دینے والا،اور ایک قاتل۔اس نے خُداوند قادرِ مطلق کے سامنے کھلم کھلا سرکشی کی۔ پیدایش 14-13-9-5:4 آیات اس کی بالکل غیر فطری انسانی خصوصیات کو ظاہر کرتی ہیں۔حتیٰ کہ خُدا کی طرف سے شیطان کی تصدیق کلام مقدس کے دوسرے تمام موضوعات پر سبقت لے جاتی ہے۔''پر اس نے قائنؔ کو اور اس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔اس لئے قائنؔ نہایت غضبناک ہوا اور اس کا منہ بگڑا ۔۔۔۔ خُداوند نے قائنؔ سے کہا ''تیرا بھائی ہابلؔ کہاں ہے۔اور اس نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔'' کیا میں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟ تب قائنؔ نے خُداوند سے کہا کہ میری سزا برداشت سے باہر ہے۔دیکھ آج تو نے مجھے رُویِ زمین سے نکال دیا ہے اور میں تیرے حضور سے روپوش ہو جاؤں گا۔اور زمین پر خانہ خراب اور آوارہ رہوں گا۔اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی مجھے پائے گا قتل کر ڈالے گا۔

100-2 غور کریں کہ کس طرح درست طریقہ سے خُدا نے قائن، ہابل اور سیت کی پیدائش کا ذکر کیا ہے پیدائش 4:1 ''اور آدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا۔ اور وہ حاملہ ہوئی اور اس کے قائن پیدا ہوا تو اُس نے کہا۔ مجھے خُداوند سے ایک مرد ملا۔ پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا'' پیدایش 4:25 ''اور آدم پھر اپنی بیوی کے پاس گیا۔ اور اس کے ایک اور بیٹا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام سیت رکھا'' آدم کے دو مرتبہ ملاپ کے باعث تین بیٹے پیدا ہوئے۔ بائبل خُدا کا صحیح اور مکمل کلام ہے۔ اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہم پر خُدا کی گواہی واضح کرتا ہے۔ آدم کے دو مرتبہ ملاپ سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ آپ یقیناً سمجھ چکے ہیں کہ ان تینوں میں سے ایک آدم کا بیٹا نہیں تھا۔ خُدا نے ہم پر کچھ ظاہر کرنے کے لئے صحیح انداز میں لکھ رکھا ہے۔ اس معاملہ میں حقیقت یہ ہے کہ حوا کے رَحم میں دو لڑکے (جڑواں) تھے۔ جو مختلف حمل سے تھے۔ وہ توام اٹھائے ہوئے تھی۔ قائن کا حمل ہابل سے کچھ دیر قبل ٹھہرا۔ دوبارہ دیکھیں وہ دونوں جڑواں تھے۔ بائبل ہمیشہ کی طرح درست شہادت ہے۔ وہ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا ممکن نہیں ہے یہ جان لیں کہ طبی شہادتیں اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔ جہاں عورتیں دو بچوں کو اُٹھائے ہوں۔ جو کہ علیحدہ تخم کے مختلف بیضہ سے تھے۔ جہاں انڈوں کی بار آوری علیحدہ علیحدہ دنوں میں ہوئی اور نہ صرف یہ بلکہ کئی مرتبہ یہاں تک دیکھنے میں آیا ہے کہ توام علیٰحدہ علیٰحدہ نروں سے پیدا ہوئے۔ حال ہی میں ایک نائیجیرین ماں کی عالمی سطح پر تشہیر ہوئی جو اپنے خاوند پر دعویٰ کر رہی تھی کہ وہ اس کا اور اس کے جڑواں بچوں کا بوجھ اُٹھائے۔ اِن میں سے ایک سفید اور دوسرا سیاہ فام تھا۔ اس نے اعتراف کیا کہ اس کا ایک سیاہ فام محبوب تھا۔ دونوں حمل میں تقریباً تین ہفتوں کا فرق تھا۔ 1963 بیوماؤنٹ ٹیکساس میں دوہری پیدایش کا پتہ چلتا ہے جب کہ حمل میں کافی دنوں کا فرق تھا۔ یہاں تک کہ وہ عورت ایک بچے کی پیدایش کے دوران قریب المرگ تھی۔

101-1 یہ اس طرح کیونکر ہوا؟ یہ اس طرح کیونکر تھا کہ سانپ کی نسل کو اس طریقہ سے آنا چاہیے؟۔ انسان خُدا کے لئے بنایا گیا تھا۔ انسان کو خُدا کا مقدس ہونا تھا۔ انسان خُدا کی سکونت گاہ (رُوح القدس) اور مقدس تھا۔ اعمال 7:46-51،

''اس پر خُدا کی طرف سے فضل ہوا اور اُس نے درخواست کی کہ میں یعقوب کے خُدا کے واسطے مسکن تیار کروں۔ مگر سلیمان نے اسکے لئے گھر بنایا۔ لیکن باری تعالیٰ ہاتھ کے بنائے ہوئے گھروں میں نہیں رہتا۔ چنانچہ نبی کہتا ہے کہ خُداوند فرماتا ہے آسمان میرا تخت اور زمین میرے پاؤں تلے کی چوکی ہے۔ تم میرے لئے کیسا گھر بناؤ گے، یا میری آرام گاہ کونسی ہے؟ کیا یہ سب چیزیں میرے ہاتھ سے نہیں بنیں؟ اے گردن کشو! اور دل اور کان کے نامختونو! تم

ہر وقت رُوح القدس کی مخالفت کرتے ہو۔ جیسے تمہارے باپ دادا کرتے تھے۔ ویسے ہی تم بھی کرتے ہو''۔

شیطان یہ سب کچھ جانتا تھا۔ وہ بھی خُدا کی طرح انسان کے اندر رہنا چاہتا تھا۔ لیکن یہ حق خُدا نے صرف اپنے پاس رکھا۔ شیطان ایسا نہیں کرسکتا تھا۔ خُدا اکیلا انسانی جسم میں ظاہر ہوا۔ شیطان یہ نہیں کرسکتا تھا۔ اس میں تخلیقی قوت نہ تھی شیطان صرف ایک راستہ اختیار کرسکتا تھا کہ وہ عدن میں سانپ میں داخل ہو۔ جیسا کہ وہ بُری ارواح کے ذریعہ گراسینیوں میں سُوروں میں داخل ہوا۔ خُدا جانوروں میں داخل نہیں ہوتا، لیکن شیطان ہوجاتا ہے اور اپنے انجام کو پہنچ جائیگا۔ وہ حوا سے براہ راست بچہ حاصل نہیں کرسکتا تھا۔ جس طرح خُدا نے مریم سے لیا۔ پس وہ سانپ میں داخل ہوا اور حوا کو بہکایا۔ اس نے اسے ورغلایا اور اس سے شیطان نے ایک قائم مقام حاصل کیا۔ قائن مکمل طور پر شیطان کی روحانی اور سانپ کی حیوانی (حیاتی، جسمانی) خصوصیات میں پیدا ہوا۔ کچھ عجب نہیں جو رُوح القدس نے کہا کہ قائن اس شریر سے تھا۔ اور وہ تھا۔

102-1 اب میں چند یقینی حقائق کی جانب بڑھنا چاہتا ہوں۔ کہ انسان اور حیوان کے درمیان قطعی طور پر مشابہت ہے۔ یہ ایک جسمانی چیز ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ ایک نومولود بچے سے ایمبریو سیل (Embryo Cell) لے کر پھر اسے انسانی جسم میں داخل کر سکتے ہیں؟ تب وہ غدودی خلیے انسانی غدودوں میں جائیں گے۔ اور گردے کا خلیہ انسانی گردے میں جائے گا۔ کیا آپ محسوس کرتے ہیں۔ کہ یہ کس قدر حیرت افزا ہے۔ چند خبر گیر خلیے ان حیوانی خلیوں کی درست مقام تک رہنمائی کرتے ہیں۔ اور وہ خبر گیر خلیے ان خلیوں کو قبول کرتے ہیں۔ اور اُنہیں صحیح مقام پر رکھتے ہیں۔ انسان اور حیوان کے درمیان مشابہت ہے۔ ان کا باہم ملاپ نہیں ہوسکتا۔ اور نسل انسانی نہیں بڑھا سکتے۔ اس کی کوشش کی جاچکی ہے۔ لیکن باغ عدن میں یہ ملاپ ہوا۔ کیمیائی مشابہت جو ابھی تک موجود ہے اسے ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ عدن میں سانپ ایک اعلیٰ تخلیق تھی۔ وہ انسان کے قریب تر تھا۔ وہ تقریباً انسان ہی تھا۔ شیطان نے سانپ کی جسمانی خصوصیات سے فائدہ اٹھایا تاکہ وہ اسے حوا کو بہکانے کے لئے استعمال کرے۔ تب خُدا نے سانپ کی صورت کو بگاڑ دیا۔ کوئی دوسرا حیوان انسان کے ساتھ ملاپ نہیں کرسکتا۔ لیکن اس میں یہ مشابہت تھی۔

102-2 ہم یہاں تک اس لئے آئے ہیں تاکہ اس موضوع پر میں آپکے ذہن کو صاف کروں۔ کہ آپ ''سانپ کی نسل کے مطالعہ'' میں جانے کی ضرورت کو سمجھیں۔ جیسا کہ میں نے جانا۔ ہم اس حقیقت سے شروع کرتے ہیں۔ کہ باغ کے درمیان میں دو درخت تھے۔ زندگی کا درخت یسوعؔ تھا۔ دوسرے درخت کے ظاہر ہونے والے پھل کی وجہ سے دوسرا درخت قطعی طور پر شیطان تھا۔ پس ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں درختوں کا تعلق انسان سے تھا۔ یا

پھر وہ کبھی وہاں نہ لگائے جاتے ۔ان کا الٰہی منصوبہ میں ایک حصہ ہونا چاہیے تھا۔ انکا نسل انسانی اور خُدا کے ساتھ تعلق ۔رابطہ میں خُدا کا مقصد تھا۔نہیں تو ہم خُدا کو کبھی بھی عالم کُل نہ کہہ سکتے تھے۔یہ تمام سچ ہے۔کیا یہ نہیں ہے؟ کلام یقیناً مکمل رہنمائی کرتا ہے کہ روئے زمین کی بنیاد سے قبل خُدا کا یہ مقصد تھا کہ وہ اپنی ہمیشہ کی زندگی میں انسان کو شریک کرے۔

افسیوں ۔11- 1:4 ''چنانچہ اس نے ہم کو بنائِ عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تا کہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔اوراس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوعؑ مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔تا کہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی ستایش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت بخشا۔ہم کو اُس میں سے اس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اُس کے اُس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔جواس نے ہرطرح کی حکمت اوردانائی کے ساتھ کثرت سے ہم پر نازل کیا۔چنانچہ اس نے اپنی مرضی کے بھید کواپنے اس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرالیا تھا تا کہ زمانوں کے پورا ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے خواہ وہ آسمان کی ہوں خواہ زمین کی۔اسی میں ہم بھی اُسکے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے۔''

'' مکاشفہ 8: 13''اور زمین کے سب رہنے والے جن کے نام اُس برّہ کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے۔جو بنائِ عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اُس حیوان (شیطان) کی پرستش کریں گے۔''

جس طرح خُدا جسم میں ظاہر ہوا،اس کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے نہ اس زندگی میں شریک ہوا جاسکتا ہے نہ ہوا جائے گا یہ اس کا ابدی اور پہلے سے مقرر شدہ ارادہ کا حصہ تھا۔یہ منصوبہ اس کے فضل کے جلال کی تعریف کے لئے تھا۔یہ مخلصی کا منصوبہ تھا۔یہ نجات کا منصوبہ تھا۔اب غور سے سنیں۔'' خُدا کے لئے بطور نجات دہندہ یہ ضروری تھا کہ وہ ایک شخص کو پہلے سے مقرر کرے جسے نجات مطلوب ہوگی۔تا کہ خُدا اپنے آپ کو اس وجہ اور مقصد کے لئے موجود کرے۔'' یہ ایک سو فیصد درست ہے۔اور بہت سے حوالہ جات میں اسکا ذکر ملتا ہے۔جیسا کہ رومیوں 36 : 11 میں اس کا اشارتاً تذکرہ ہے'' کیونکہ اسی کی طرف سے اور اسی کے وسیلہ سے اور اسی کے لئے سب چیزیں ہیں۔اس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے ۔آمین۔''انسان براہ راست نہ آسکا اور زندگی کے اُس درخت میں جو باغ میں ہے ،شریک نہ ہو سکا۔درخت کی اس لافانی زندگی کو پہلے جسم کی صورت میں آنا تھا۔لیکن اس سے پہلے کہ خُدا کسی گنہگار کو اٹھائے اور نجات دے سکے۔اس کے پاس کوئی اُٹھانے اور نجات دینے کے لئے گنہگار ہونا چاہیے تھا۔انسان کو گرنا تھا۔اس گراوٹ کا

سبب انسان بنا اور اس گراوٹ کے لئے اسے جسم کی ضرورت تھی ۔شیطان کو بھی جسم کی صورت میں آنا تھا۔شیطان گرانے کے لئے بدن میں نہ آ سکتا تھا ۔جس طرح سے مسیح گرے ہوؤں کو بحال کرنے کے لئے انسانی بدن میں آیا۔لیکن وہاں ایک حیوان سانپ تھا، جو انسان کے اس قدر قریب تھا کہ شیطان اس حیوان میں داخل ہو کر اور اس حیوان کے ذریعے وہ انسانی بدن کو لے کر اپنے آپ کو بنی نوع انسان میں داخل کر کے گراوٹ کا سبب بن سکتا تھا۔جس طرح کہ یسوؔع ایک دن آیا اور اپنے آپ کو بنی نوع انسان میں داخل کیا یہاں تک کہ انسانی بدنوں میں صعود تک رہے۔جہاں ہمارے جسم ویسے ہوں گے جیسا کہ وہ جلالی ہے۔جو کچھ خُدا نے باغ میں کیا وہ اس کا پیشتر سے مقرر کردہ منصوبہ تھا۔جب شیطان کو لایا جا چکا۔تب انسان باغ میں حیات کے درخت میں سے حاصل نہ کر سکا۔یقیناً نہیں۔یہ خُدا کے منصوبہ کیلئے ضروری تھا۔کیونکہ ابھی اُسکا وقت نہیں تھا۔لیکن ایک جانور کو لیا گیا۔(جانور ہی گراوٹ کا سبب تھا۔کیا یہ نہیں تھا؟ تو پھر جانور کی جان لی جائے۔)اور اسکا خون بہا اور پھر خُدا کی انسان کے ساتھ دوبارہ شراکت ہوئی۔پھر ایک دن آنا تھا۔جب خُدا کو جسم میں ظاہر ہونا تھا۔اور اپنی حلیمی سے اس نے گرے ہوؤں کو بحال کرنا تھا۔اور انہیں ابدی زندگی میں داخل کرنا تھا۔جب آپ ایک مرتبہ دھیان دیتے ہیں تو آپ سانپ کے تخم کو سمجھ سکتے ہیں۔اور جان جاتے ہیں کہ حوؔا نے جو کھایا وہ سیب نہیں تھا۔نہیں بلکہ تخم کے ملاپ کے ذریعے انسانیت کی رسوائی تھی۔

اب میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کے جواب میں ایک اور سوال زیرِ موضوع بنتا ہے اور لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں۔''اگر حوؔا اس طرح گر گئی تو آدؔم نے کیا کیا جس کے سبب خُدا نے آدم کو ملامت کی؟

سادہ سی بات ہے۔خُدا کا کلام ہمیشہ سے آسمان پر رہا۔قبل اس کے کہ ستاروں کا کوئی ذرہ وجود میں آتا کلام وہاں موجود تھا۔وہ کلام (خُدا کی شریعت) بالکل ویسے ہی وہاں تھا جس طرح سے ہماری بائبل میں لکھا تھا۔اب کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر کسی دوسرے مرد کے ساتھ چلی جاتی ہے تو وہ ایک زِناکار ہے اور مزید منکوحہ نہیں رہی اور اسکا شوہر اسے واپس نہ لائے۔یہ کلام عدؔن میں اسی طرح حقیقی تھا۔جیسے جب موسیٰؔ نے اسے شریعت میں لکھا۔کلام لاتبدیل ہے۔آدؔم اسے واپس لے آیا۔وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا۔لیکن بہر طور اس نے یہ کیا۔وہ اس کا حصہ تھی اور وہ اسکی ذِمہ داری اپنے اوپر لینے کے لئے رضامند تھا۔وہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔پس حوؔا اُس سے حاملہ ہوئی۔وہ جانتا تھا کہ وہ حاملہ ہو گی۔وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ کیا ہو گا۔اس نے حوؔا کو رکھنے کے لئے بنی نوع انسان کو گناہ میں بیچ ڈالا کیونکہ وہ اس سے پیار کرتا تھا۔

103-1 پس وہ دونوں بیٹے پیدا ہوئے۔جنہیں بنی نوع انسان کا باپ ہونا تھا۔لیکن اب وہ ناپاک ہو چکا

تھا۔اوران کے متعلق کیا لکھا ہوا ملتا ہے؟۔اس کا ذکر یہوداہ 14 آیت میں پڑھیں۔’’اورحنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا۔یہ پیشن گوئی کی۔۔۔۔‘‘۔پیدایش 5 باب۔حنوک کے نسب نامے کا باب ہے۔نسب نامہ اس طرح سے ہے۔

1۔آدم

2۔سیت

3۔انوس

4۔قینان

5۔محل ایل

6۔یارد

7۔حنوک

104-1 غور کریں کہ قائن کا ذکرنہیں ہوا۔آدم کی نسل سیت سے چلی۔اگر قائن آدم کی اولاد تھا تو پیدائشی حق کی شریعت کے مطابق نسب نامہ میں قائن کا حق تھا۔اس پر بھی احتیاط سے غور کیا جائے کہ پیدایش 5:3 میں یہ لکھا ہے’’اور آدم ایک سوتیس برس کا تھا۔جب اس کی صورت وشبیہ کا ایک بیٹا اس کے ہاں پیدا ہوااوراس نے اس کا نام سیت رکھا‘‘۔یہ کہیں بھی نہیں کہا گیا کہ قائن آدم کی صورت پر تھا۔اگر وہ اس کا بیٹا تھا تو اسے ایسا ہونا چاہیے تھا۔پیدایش کا قانون اس بات پرزور دیتا ہے کہ ہر ایک اپنے بعد اپنی شبیہ سامنے لاتا ہے۔ہمیں حقیقت تسلیم کر لینی چاہیے کہ پیدایش اور لوقا میں دیئے گئے دونوں نسب ناموں میں قائن کا ذکرنہیں ہے۔اگر قائن آدم کا بیٹا تھا تو اس کے متعلق کسی نہ کسی جگہ پر کہا گیا ہوتا کہ’’قائن جو آدم کا بیٹا تھا،وہ خُدا کا بیٹا تھا۔‘‘ایسا نہیں کہا گیا کیونکہ ایسا نہیں کہا جا سکتا۔

105-1 بے شک طلباء کے پاس بہت عرصہ سے دو انسانی نسلوں کا ذکر ملتا ہے۔ان میں سے ایک راستباز نسل تھی۔جو سیت سے چلی اوردوسری ناراست نسل تھی،وہ قائن سے چلی۔یہ عجیب ہے،لیکن حقیقت ہے۔ان طلباء نے ہمیں کبھی نہیں بتایا کہ قائن کس قسم کا شخص تھا۔جبکہ ہابل اور سیت رُوحانی اور خُدا پرست نسل سے تھے۔درحقیقت قائن کو رُوحانی ہونا چاہیے تھا اور ہابل کو کم رُوحانی اور سیت کو اس سے بھی کم رُوحانی ہونا چاہیے تھا۔اوراسی طرح سے باقی نسل کو کیونکہ ہر بعد میں آنے والی نسل خُدا سے مزید دور چلی گئی۔لیکن نہیں،قائن اس قدر شریر تھا کہ کسی آدمی کے متعلق ایسے ذکرنہیں ہوا،جو خُدا اوراس کے کلام کی خلاف ورزی کرتا رہا ہو۔

105-2 اب اسے سمجھ لیں۔کلامِ پاک لفظوں سے نہیں کھیلتا، اس میں جو کچھ لکھا ہے۔ممسُوح آنکھوں کے دیکھنے کے لئے ہے۔ یہاں اسکا ایک مقصد ہے۔ پیدایش 3:20 میں کلام کہتا ہے۔''اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا۔اسلئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔'' لیکن ایسا کوئی حوالہ نہیں ملتا کہ'' آدم تمام زندوں کا باپ ہے۔'' اگر پیدائش 3:20 پر کوئی دلیل نہیں دی جاسکتی تو کیوں یہ بیان کیا گیا کہ حوا تمام زندوں کی ماں ہے۔اور آدم کے متعلق کوئی لفظ نہیں کہا گیا؟ حقیقت یہ ہے کہ حوا تمام زندوں کی ماں ہے جبکہ آدم تمام زندوں کا باپ نہیں۔

105-3 پیدائش 4:1 میں حوا نے کہا۔'' مجھے خُدا سے ایک مرد ملا۔'' وہ آدم کو قائن کا باپ تسلیم نہیں کرتی۔لیکن پیدائش 4:25 میں وہ کہتی ہے۔ ....خُدا نے ہابل کے عوض جس کو قائن نے قتل کیا مجھے دوسرا فرزند دیا۔'' وہ یہ نہیں کہتی کہ خُدا نے اسے ایک اور نسل بخشی ہے۔جو کہ مسیح ہوگا اس لئے کہ وہ بخشا گیا ہے۔وہ بیٹا سیت، ہابل کی جگہ پر مقرر کیا گیا ۔وہ اپنے بیٹے کو آدم سے منسوب کرتی ہے۔جبکہ وہ قائن کو آدم سے منسوب نہیں کرتی کیونکہ وہ سانپ کے ذریعے آیا تھا۔جب وہ ہابل کی بجائے دوسرا فرزند کہتی ہے تو وہ یہ کہہ رہی ہے کہ قائن ہابل سے مختلف تھا۔اس لئے کہ اگر وہ ایک ہی باپ سے تھے تو اسے یہ کہنا چاہیے تھا۔'' مجھے ایک اور فرزند دیا گیا''۔

106-1 میں جو کچھ پڑھتا ہوں اس تمام پر یقین نہیں کرتا۔لیکن یہ یقیناً ایک انوکھی بات ہے کہ یکم مارچ 1963ء کو لائف (life) کے ایک اشاعت میں ماہرینِ دماغی امراض بالکل اسی چیز پر جو ہمارے زیرِ بحث ہے، اسی طرح کی رپورٹ دیتے ہیں۔اب میں جانتا ہوں کہ تمام ماہرِ ین دماغی امراض ایک دوسرے سے متفق نہیں ہوتے لیکن اس پر وہ اتفاق کرتے ہیں سانپوں سے خوف شعوری احساس نہیں ہے۔یہ ایک لاشعوری احساس ہے۔اگر یہ فطری خوف تھا تو لوگ اس کے سامنے ویسے ہی خوشی کے ساتھ محصور کھڑے رہتے جیسے کہ گوریلا اور شیر کے پنجرے کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔انکے لاشعوری خیالات انہیں سانپوں پر ٹکٹی باندھے رکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔سانپوں کا یہ طلسم لاشعوری طور پر نفسانی ہے۔یہی چیز زمانوں سے لوگوں میں نسل درنسل دکھائی دے رہی ہے۔سانپ اپنے گھناؤنے پن کی بدولت ہمیشہ سے پُرکشش رہے ہیں۔اور رہیں گے۔سانپ ہمیشہ اچھائی یا برائی کے لئے مقرر رہے ہیں۔ یہ ہمیشہ زمانوں سے جنس کی علامت رہا ہے۔ٹھیک اسی طرح سے جیسے باغِ عدن میں اس کا بیان ہوتا ہے۔ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سانپ پُرجوش مجسم برائی ہے۔

106-2 قریباً تمام جہان میں غیر مہذب قبائل سانپ کو جنس کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔اور اکثر اسی سبب سے اس کی پرستش کی جاتی ہے۔علمِ جنسیات کے مطالعہ سے اس کی کئی مثالیں سامنے آتی ہیں۔یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ غیر تعلیم

یافتہ ہیں اور کبھی بائبل نہیں پڑھتے۔ تو میں جاننا چاہوں گا کہ اُن لوگوں کو اس کا علم کیونکر ہوا۔ جس طرح سے پانی کے طوفان کے واقعہ کو تمام دُنیا جانتی ہے۔ اسی طرح سے انسان کی گراوٹ کی یہ حقیقت جانی جاتی ہے۔ انہوں نے جان لیا کہ باغ عدنؔ میں کیا وقوع پذیر ہوا۔

106-3 اب یہاں پر کوئی مجھ سے یہ سوال کر سکتا ہے۔ کیا خُدا نے حواؔ کو بتایا کہ سانپ سے خبردار رہے یا سانپ اسے ورغلائے گا؟ اب غور سے سنیں۔ جو کچھ ہونے کو تھا اس کے متعلق خُدا کو انہیں بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ صرف کہانی کے نکتہ کو سمجھیں۔ اس نے صرف کلام دے دیا۔ اس نے کہا کہ پہچان کے درخت میں سے نہ لینا، حیات میں سے لینا۔ زندگی کلامِ خُدا تھا۔ جو خُدا کا کلام نہیں تھا، وہ موت تھی۔ اس نے ایک لفظ کو تبدیل کر دیا تو وہیں پر شیطان نے اسے لے لیا۔ خُدا یہ کہہ سکتا تھا۔ ''جتنا تم کھا سکتے ہو اس سے زیادہ پھل درختوں سے نہ توڑنا'' شیطان کہہ سکتا تھا۔ یہ درُست ہے۔ دیکھو اگر زیادہ توڑو گے تو یہ گل سڑ جائے گا۔ لیکن پھل کو محفوظ رکھنے کا ایک طریقہ ہے اور تم ایک ہی وقت جتنے چاہو توڑ سکتے ہو۔ پس دیکھو اس طرح سے تم ایک ہی وقت میں خُدا کے راہ کو اور اپنی راہ کو اپنا سکتے ہو۔'' شیطان اسے اس طرح حاصل کر سکتا تھا۔ وہ جو شریعت کے ایک نکتہ میں گنہگار ٹھہرا تو اس نے تمام شریعت کو توڑا۔ اس کلام کے ساتھ مسخرا پن مت کریں <u>170</u>ء میں افسیوںؔ کے زمانہ میں بالکل ایسے ہی وقوع ہوا۔

107-1 اور اس درخت سے کیا پیدا ہوا؟ پہچان کے درخت سے موت پیدا ہوئی۔ قائنؔ نے اپنے بھائی ہابلؔ کو مار ڈالا۔ شریر نے راستباز کو قتل کر دیا۔ اس سے ایک طریقہ وضع ہوا۔ جب تک کہ انبیاء کے کلام کے مطابق سب چیزیں بحال ہو جائیں یہی اصول قائم رہے گا۔

107-2 نیک و بد کی پہچان کے درخت سے چالاک انسان پیدا ہوئے۔ جو نامور آدمی تھے۔ لیکن ان کی راہیں موت کی راہیں ہیں۔ خُدا کے لوگ سادہ لیکن رُوحانی خیالات رکھنے والے، خدا کی اور فطرت کی طرف مائل ہوتے ہیں اور خاموشی سے اپنا کام کرتے اور دولت کی بجائے سچائی کی فکر میں رہتے ہیں۔ سانپ کی نسل سے اعلیٰ تجارت اور حیران کن ایجادات آئی ہیں لیکن ان سب سے موت آتی ہے۔ ان کے ایٹم بم اور بارود جنگ میں اور زمانہ امن میں ان کی میکانی ایجادات ہلاکت پیدا کرتی ہیں۔ جیسے کہ گاڑی امن کی حالت میں زیادہ ہلاکتوں کا بموجب ہے مقابلتاً جنگی ایجادات کے جو مشکل حالات میں تباہی پھیلاتے ہیں، موت اور تباہی حواؔ کے وضع حمل کا نتیجہ ہے۔

107-3 لیکن وہ مذہبی ہیں اور خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اپنے آباواجداد قائنؔ، اور اپنے باپ ابلیس جیسے ہیں۔ وہ دونوں بھی خُدا پر یقین رکھتے تھے۔ وہ گرجا گھر میں جاتے ہیں، وہ راستبازوں میں اس طرح شامل ہو جاتے

ہیں جس طرح گیہوں میں کڑوے دانے، اس طرح کرنے سے وہ خرابی پیدا کرتے ہیں اور نیکلیوں کا مذہب لے آتے ہیں۔ وہ خدا کی نسل کو برباد کرنے کے لئے زہر پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ قائن نے ہابل کو ہلاک کیا۔ ان کی نگاہوں میں خوف خُدا نہیں ہے۔

107-4 لیکن خُدا اپنے لوگوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا، بلکہ اس نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ وہ انہیں آخری دن موت سے اُٹھالے گا۔

حاصلِ کلام

107-5 ''.... جو غالب آئے میں اسے اُس زندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دوں گا'' یہ خیال کس قدر پُر جوش ہے۔ وہ حیات کا درخت جو باغِ عدن میں ہے۔ آدم کے گرنے کے سبب سے جس تک کسی کو رسائی نہیں تھی۔ اب غالب آنے والوں کو دیا گیا ہے۔ محافظ کروبی کی شعلہ زن تلوار نیام میں ہے۔ لیکن قبل ازیں یہ نیام میں نہیں تھی اور اس کی دھار برّہ کے لہو سے خُون آلودہ تھی۔ آیئے تھوڑی دیر کے لئے اس حقیقت پر دھیان دیں۔ جو ہمارے ذہنوں میں آتی ہے کہ کیوں آدم اور اس کی اولاد کو زندگی کے درخت سے الگ کر دیا گیا۔ لیکن اب دوبارہ اس کی اجازت ہے۔

108-1 خُدا کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ تھا کہ انسان اس کے کلام کو پورا کرے۔ پیدائش میں آدم کو زندہ رہنے کے لئے کلام دیا گیا۔ جو زندگی کے کلام سے زندہ رہے اس سے کلام کا اظہار ہونا چاہیے۔ یہ دُرست ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ لیکن کیا آدم اس کلام سے جیتا رہا؟ نہیں۔ کیونکہ اسے کلام کے ہر لفظ سے زندہ رہنا تھا۔ اور وہ کلام کی ہر بات پر توجہ دینے سے قاصر رہا۔ تب موسیٰ آیا۔ وہ کتنا عظیم اور جلیل القدر انسان تھا۔ اور وہ بھی کلام کی ہر بات پر زندہ رہنے سے ناکام رہا۔ اس پیغمبر کو اُس نبی کی مثال ہونا تھا۔ لیکن غصے میں خُدا کے کلام کی تابعداری کرنے میں ناکام رہا۔ اور داؤد بھی جو اسرائیل کا عظیم بادشاہ اور خُدا کے دِل کے عین موافق شخص تھا۔ جب اس پر آزمائش آئی تو وہ زِنا کاری کی وجہ سے ناکام ہوگیا۔ لیکن آخر کار جب وقت پورا ہوا تو وہ ایک آیا جو سردار یعنی یسوعؔ ہے۔ جسے یہ جاننے کے لئے ضرور آزمایا جانا تھا کہ کیا وہ خُدا کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات سے زندہ رہتا ہے۔ تب شیطان کے منصوبے خاک میں مل گئے۔ کیونکہ یہاں وہ تھا۔ جو''لکھا ہے'' پر زندہ رہتا تھا۔ اور وہ خُدا کا شاہکار کلامِ خُدا کا عکس بن کر غالب آیا۔ اس لئے اس کامل کا ظہور ہوا۔ تا کہ خُدا کے کامل برّے کے طور پر کامل قربانی کے لئے اسے صلیب دی جائے۔ اور''صلیب'' کے

زخم اسے موت تک لے گئے تا کہ ہم اس میں سے اور اس کے وسیلہ سے زندگی کے درخت میں سے کھا سکیں اور تب وہ مفت دی گئی زندگی ہمیں غالب آنے اور خُدا کے کلام کو ظاہر کرنے کے لائق کرتی ہے۔

108-2 اور اب خُدا کے بیٹوں کو جو اس کے وسیلہ سے غالب آتے ہیں۔ خُدا کے فردوس میں خاص مقام اور مسیح یسوعؑ کے ساتھ مستقل رفاقت حاصل ہے۔ اور وہاں اس سے پھر کبھی جدائی نہ ہوگی۔ جہاں وہ جاتا ہے اس کی دُلہن وہیں جائیگی۔ وہ اپنی محبوبہ کو اس مشترکہ وراثتی نسبت میں شریک کرتا ہے۔ پوشیدہ چیزیں منکشف ہوں گی اور تاریک اشیا ظاہر ہو جائیگی۔ ہم اسے جانیں گے، جیسے ہمیں جانا گیا اور ہم اس کی مانند بن جائیں گے۔ وہ جو برّہ کے خون اور یسوعؑ مسیح کے کلام کی گواہی کے سبب سے غالب آئے ہیں، یہ انکا ورثہ ہے۔

108-3 ہم اس دِن کے کیسے منتظر ہیں جب تمام خمیدہ سڑکیں سیدھی ہوں گی۔ اور ہم تا ابد اس کے ساتھ رہیں گے۔ کاش ہم اس کے کلام کی جلد تابعداری کریں اور اس کے جلال میں شامل ہونے کی اہلیت کا ثبوت دیں، کاش اس کا آنا جلد ہو۔

108-4 ''جس کے کان ہوں وہ سنے کہ رُوح کلیسیاوں سے کیا فرماتا ہے''۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس پہلے زمانہ نے رُوح کو سننے کی بجائے انسان کو سنا لیکن خُدا کا شکر ہو کہ آخری زمانہ میں حقیقی دُلہن رُوح کی سنے گی۔ مکمل تاریکی میں خالص کلام کے وسیلہ سے روشنی ہوگی اور ہم یسوعؑ مسیح کو خوش آمدید کہنے کے لئے پنتیکوست کی قوت تک واپس آئیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆